تقابلی مطالعہ پروگرام

مسلم دنیا میں پائے جانے والے گروہوں کا تقابلی مطالعہ

تعارف

محمد مبشر نذیر

فہرست

اس پروگرام کا مقصد کیا ہے اور یہ کس کے لیے ہے؟

اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ امت مسلمہ کے مختلف گروہوں اور مکاتب فکر کے مابین جو اختلافات پائے جاتے ہیں، ان کا ایک غیر جانبدارانہ (Impartial) مطالعہ کیا جائے اور ان کے نقطہ نظر کے ساتھ ساتھ ان کے استدلال کا جائزہ بھی لیا جائے۔

اس پروگرام میں ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ تمام نقطہ ہائے نظر کو، جیسا کہ وہیں ہیں، بغیر کسی اضافے یا کمی کے بیان کر دیا جائے۔ ان کے بنیادی دلائل بھی جیسا کہ ان کے حاملین بیان کرتے ہیں، واضح طور پر بیان کر دیے جائیں۔ ہم نے کسی معاملے میں اپنا نقطہ نظر بیان نہیں کیا اور نہ ہی کوئی فیصلہ سنایا ہے کہ کون سا نقطہ نظر درست اور کون سا غلط ہے۔ یہ فیصلہ کرنا آپ کا کام ہے۔

یہ پروگرام ان لوگوں کے لیے ہے جو:

- وسیع النظر ہوں
- مثبت انداز میں مختلف نقطہ ہائے نظر کو سمجھنا چاہتے ہوں
- منفی اور تردیدی ذہنیت کی رو سے مطالعہ نہ کرتے ہوں
- دلیل کی بنیاد پر نظریات بناتے ہوں نہ کہ جذبات کی بنیاد پر

اپنے سے مختلف نظریہ کو کھلے ذہن پڑھ سکتے ہوں اور اس میں کوئی تنگی اپنے سینے میں محسوس نہ کرتے ہوں

اگر آپ یہ سمجھتے ہیں کہ آپ میں یہ خصوصیات موجود ہیں، تو آپ کا تعلق خواہ کسی بھی مکتب فکر سے ہو، آپ اس پروگرام میں شامل کتب کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔ اگر آپ سمجھتے ہیں کہ یہ خصوصیات آپ میں موجود نہیں ہیں، تو پھر یہ سلسلہ ہائے کتب آپ کے لیے نہیں ہے۔

دیباچہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایک جدید ذہن جب دین کی طرف مائل ہوتا ہے تو اسے اپنے سامنے دین کے نام پر ڈھیروں اختلافات نظر آتے ہیں۔ اس موقع پر وہ اس کنفیوژن کا شکار ہو جاتا ہے کہ کون سا راستہ درست ہے اور کون سا غلط اور میں کس کی بات مانوں اور کسے غلط قرار دوں؟ ہر فرقہ و مسلک اپنے نقطہ نظر کی تائید میں قرآن و سنت سے ہی دلائل پیش کرتا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جو شخص دین کی طرف مائل ہوا ہے، اسے جس فرقہ و مسلک کے لوگوں سے پہلے واسطہ پڑ جائے، وہ اسی مسلک کے دلائل کو پڑھتا ہے اور پھر اسے اپنا لیتا ہے۔ اس کے بعد وہ انہی دلائل کی روشنی میں دوسروں کو دیکھتا ہے۔ اسے یہ سکھایا جاتا ہے کہ خوش قسمتی سے تم درست جگہ آ گئے ہو، اب کسی اور جانب مت دیکھنا ورنہ گمراہ ہو جاؤ گے۔ اگر تمہیں دوسرے مسلک کا مطالعہ کرنا بھی ہے تو اپنے ہی علماء کی کتابوں کے ذریعے کرو جو اس فرقے کے رد میں لکھی گئی ہیں۔ اس طریقے سے وہ شخص تعصب اور تحزب کا شکار ہو جاتا ہے۔

یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شخص اگر سبز شیشوں والی عینک پہن لے تو پھر اسے ہر چیز سبزی مائل نظر آئے گی، اگر شیشوں کا رنگ گلابی ہو تو ہر چیز اسی طرح نظر آئے گی اور اگر شیشوں کے اندر کچھ مسئلہ ہو تو پھر ہر چیز ٹیڑھی میڑھی نظر آئے گی۔ چنانچہ وہ شخص دوسرے فرقوں کو اپنے فرقے کی عینک سے دیکھتا ہے اور جیسا اس کے اپنے فرقے کے راہنما دوسروں کو دکھانا چاہتے ہیں، وہ انہیں ویسا ہی دیکھتا ہے۔ اپنے ذہن کو استعمال کرنے کی بجائے وہ دوسروں کے ذہن سے معاملات کو سمجھنے کی کوشش کرتا ہے۔

اب سے پچیس برس پہلے مجھ میں یہ شوق پیدا ہوا کہ حق کی تلاش کی جائے۔ اس ربع صدی میں میں نے میں مسلمانوں کے مختلف مسالک اور فرقوں کے نہ صرف لٹریچر کا تقابلی مطالعہ کیا بلکہ ان کے اجتماعات میں شرکت کی، ان کے لوگوں سے ملا، ان کی نفسیات کو سمجھنے کی کوشش کی، ان کے دلائل کا جائزہ لیا۔ یہ جاننے کی کوشش کی کہ ہر مسلک اور فرقے کے لوگ دوسروں کے بارے میں کیا سوچتے ہیں؟ انہیں کیا سمجھتے ہیں؟ ان کے دلائل کو کیسے دیکھتے ہیں؟

اس مطالعے کے دوران مجھ پر یہ حقیقت آشکار ہوئی کہ ہمارے ہاں ایسا لٹریچر نہ ہونے کے برابر ہے جس میں مسلمانوں کے تمام قابل ذکر مسالک اور فرقوں کے ان مسائل کا غیر جانبدارانہ جائزہ لیا گیا ہو جن میں وہ اتفاق یا اختلاف رکھتے ہیں۔ عام طور پر ایسا ہوتا ہے کہ "ہم" اور "اُن" کو ذہن میں رکھتے ہوئے کتاب لکھی جاتی ہے جس کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا کہ قاری "ان" کے گروہ سے باہر نکل آئے اور "ہم" میں شامل ہو جائے۔ یہ مقصد شاید ہی کبھی حاصل ہوتا ہو کیونکہ دوسری جانب بھی ذہنیت "ہم" اور "ان" کے خانوں میں بٹی ہوتی ہے۔ دوسرے مسلک کے لوگ بھی بس اپنی کتابیں ہی پڑھتے ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی کسی اور کی کتابیں دیکھتا بھی ہے تو صرف تردید کے نقطہ نظر سے، حق کی تلاش کسی کے پیش نظر نہیں ہوتی۔ پہلے سے یہ بات طے کر لی جاتی ہے کہ "ہم" حق پر

ہیں اور "وہ" غلط ہیں اور باطل کے علمبر دار ہیں۔ اس کے بعد جو تقریر و تحریر ہوتی ہے، اس کا مقصد اس کے سوا اور کچھ نہیں ہوتا کہ "اپنے" مسلک کی ہر ممکن طریقے سے تائید کی جائے اور "ان" کے مسلک کی تردید۔ اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ ہر انسان اپنے اپنے مذہب، فرقے، مسلک اور مکتب فکر کے راہنماؤں کا فکری غلام بن کر رہ جاتا ہے۔

یہ 2008 کی گرمیوں کی بات ہے جب میں اپنی کتاب "مسلم دنیا میں ذہنی، فکری اور نفسیاتی غلامی" لکھ رہا تھا۔ کتاب کا آخری باب اس نفسیاتی غلامی کے انسداد سے متعلق تھا۔ اس سے متعلق جو تجاویز ذہن میں آئیں، ان میں سے ایک یہ تھی کہ لوگوں میں تقابلی مطالعہ کی عادت پیدا کی جائے۔ یہ کتاب اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے۔

جس طرح ہم نے کوئی بھی قیمتی چیز جیسے فریج، کار وغیرہ خریدنا ہو تو ہم ایسا نہیں کرتے کہ جو دکان پہلے نظر آئی، اس کے سیلز مین کی شکل پر موجود بظاہر خلوص بھری مسکراہٹ کو دیکھ کر آنکھیں بند کر کے وہاں سے چیز خرید لی۔ اس کی بجائے ہم کئی دکانوں پر جاتے ہیں، چیز کی کوالٹی کے بارے میں ڈھیروں سوال کرتے ہیں، قیمتوں کا تقابل کرتے ہیں، مال کو ٹھونک بجا کر دیکھتے ہیں، پھر جا کر جو چیز پسند آئے، اسے خریدتے ہیں۔ اس عمل سے ہم بڑی حد تک غلطی سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔ اگر پھر بھی غلطی ہو جائے تو اس کا نہ صرف ازالہ کرنے کی ہر ممکن کوشش کرتے ہیں بلکہ اس سے سبق سیکھ کر آئندہ مزید محتاط ہو جاتے ہیں۔

افسوس کہ دین، جو اس سے کہیں قیمتی متاع ہے، کے معاملے میں ہم یہ احتیاط بالکل نہیں کرتے۔ جس فرقے کی مسجد ہمارے گھر کے پاس واقع ہو، جس مسلک کے لوگوں سے ہماری پہلے ملاقات ہو جائے، جس فرقے کو اپنانے پر ہمارا خاندان اور ماحول ہمیں مجبور کر دے، ہم اسے اپنا لیتے ہیں اور اتنے کٹر پن سے ایسا کرتے ہیں کہ بقول شاعر ؎

حضرت داغ جہاں بیٹھ گئے بیٹھ گئے

ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم اس معاملے میں بھی احتیاط کا وہی رویہ اختیار کریں جو ہم کسی بھی قیمتی چیز کو خریدتے وقت کرتے ہیں۔ ہم مختلف مذاہب، مسالک، فرقوں اور مکاتب فکر کا مطالعہ کریں، ان کے دلائل کا موازنہ کریں، قرآن اور سنت کے ساتھ ان کا تقابل کریں، اپنی عقل کو استعمال کریں اور پھر جو بات درست معلوم ہو، اسے اختیار کر لیں۔ یہ سب کچھ کرنے کے بعد بھی ہم اس کے لئے تیار رہیں کہ اگر اس عمل میں ہم سے کوئی غلطی ہوئی ہو اور کل کوئی اور بہتر بات ہمارے علم میں آ جائے تو اپنی غلطی مان کر ہم اس کا ازالہ کر لیں۔

انسان اللہ تعالیٰ کی ایسی مخلوق ہے جو ذہن اور عقل رکھتی ہے۔ جیسے ہر شخص کی شکل، قد، لہجہ اور انداز گفتگو دوسرے سے مختلف ہے، ویسے ہی ہر ایک کا زاویہ نظر اور سوچنے و سمجھنے کا انداز دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ دنیاوی معاملات میں ان اختلافات سے عام طور پر بڑا مسئلہ پیدا نہیں ہوتا کیونکہ لوگ ایک دوسرے سے بات کر کے، دلائل اور فکر کا تبادلہ کر کے اور کچھ کمپرومائز کر کے اتفاق رائے پر پہنچ جاتے ہیں اور مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ اگر وہ اس اتفاق رائے پر نہ بھی پہنچیں تو اپنے اختلافات کو مختلف دائروں میں ایڈجسٹ کر لیتے ہیں۔

دین اور مذہب کا معاملہ البتہ مختلف ہے۔ یہ ایسا معاملہ ہے کہ اس میں انسان عام طور پر بہت جذباتی ہوا کرتا ہے۔ جیسے ہی اسے اپنے سے کوئی مختلف بات نظر آتی ہے تو اس کا عام رد عمل یہ ہوتا ہے کہ یہ گمراہی، بدعت، شرک، گستاخی، کفر، ارتداد اور نجانے کیا کیا ہے۔ بعض حضرات فوری طور پر اس میں اغیار کی کوئی سازش تلاش کرتے ہیں اور بغیر کسی تحقیق کے فریق مخالف کو دشمن کا ایجنٹ قرار دے دیتے ہیں۔ اس کے لیے یہی دلیل کافی ہوتی ہے کہ فلاں نے ہم سے اختلاف کر کے دین میں رخنہ پیدا کرنے کی کوشش کی ہے۔ کچھ ایسا ہی معاملہ فریق مخالف کی جانب سے ہی ہوتا ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ رویہ رکھنے کے بعد پھر دلائل کا تبادلہ کرنے اور مسئلے کو حل کرنے کے امکانات نہ ہونے کے برابر رہ جاتے ہیں۔

درست طرز عمل یہ ہے کہ جذباتیت کو ایک جانب رکھ کر عقل سے سوچا جائے۔ دوسروں کی تردید کو زندگی کا مقصد بنانے کی بجائے انہیں سمجھنے کی کوشش کی جائے۔ باہمی رابطہ کے لئے پل تعمیر کیے جائیں۔ سوچوں کا تبادلہ کیا جائے اور یہ سب مثبت اور ہمدردانہ رویے کے ساتھ ہو نہ کہ نظریہ سازش کے تحت۔

ہمیں اس حقیقت کو ماننا ہو گا کہ ہر اختلاف برا نہیں ہوتا۔ اختلاف رائے بھی انسان کی شکل وصورت کے اختلاف کی طرح ہے جس سے کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے۔ اگر دوسرا شخص ہم سے مختلف زاویہ نظر رکھتا ہے تو یہ برائی نہیں بلکہ ہمارے لئے ایک موقع ہے کہ اس کی روشنی میں ہم اپنی سوچ پر دوبارہ غور کر سکتے ہیں، اور اس سوچ سے اگر ہماری غلطی واضح ہو جائے تو ہم اپنی غلطی کی اصلاح کر سکتے ہیں۔ یہی جذبہ اگر دوسری جانب ہو تو وہ بھی اپنی اصلاح کر سکتا ہے۔ جیسے آئن اسٹائن اگر نیوٹن سے اختلاف نہ کرتا تو طبیعات کے میدان میں جو غیر معمولی کامیابیاں حاصل ہوئی ہیں، وہ کبھی نہ ہوتیں۔ لیکن ہمارے ہاں اس کے برعکس رویہ یہ ہوتا ہے کہ ہمیں اپنی نہیں بلکہ دوسرے کی اصلاح کرنا ہے۔ یہیں سے اصلاح کی بجائے فساد کا آغاز ہوتا ہے جو فرقہ واریت کی صورت میں امت کے وجود کو گھلا کر رکھ دیتا ہے۔

جو لوگ تلاش حق کی اس راہ کے مسافر بننا چاہیں۔۔۔ اور میرا تجربہ یہ کہتا ہے کہ ایسے لوگ اب کم نہیں رہے۔۔۔ کی خدمت کے لئے یہ کتاب لکھنے کا میں نے ارادہ کیا۔ اس کتاب کو "علوم اسلامیہ پروگرام" کی ایک ٹیکسٹ بک کے طور پر لکھنے کا ارادہ تو 2008 ہی میں بن گیا تھا مگر اپنے منصوبے کی ترتیب میں اس کتاب کا نمبر میں نے کافی بعد میں رکھا تھا۔ محترم بھائی ریحان احمد اور پروفیسر محمد عقیل نے اصرار کیا کہ اس پراجیکٹ کو پہلے مکمل کیا جائے تا کہ جو لوگ طالب حق ہیں، ان کی کچھ خدمت ہو سکے اور راہ حق کی تلاش میں یہ کتاب ان کے لئے ممد و معاون ثابت ہو سکے۔

یہ کتاب عام اسلوب سے ہٹ کر ہے۔ عام طور پر ہوتا یہ ہے کہ اختلافی مسائل پر لکھی گئی کسی بھی کتاب کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ اپنے مسلک اور نقطہ نظر کا دفاع کیا جائے اور مخالفین کی تردید کی جائے۔ مخالفین کے دلائل میں خامیاں تلاش کر کے انہیں اجاگر کیا جائے اور اپنے دلائل کی برتری کو ہر صورت واضح کیا جائے۔ اس کتاب کا ایسا کوئی مقصد نہیں ہے۔ یہ کتاب کسی مخصوص مسلک نقطہ نظر کو

ثابت کرنے یا کسی مخصوص مسلک کی تردید میں نہیں لکھی گئی ہے۔ اس کتاب کا مقصد یہ ہے کہ مسلم دنیا میں پائے جانے والے مختلف گروہوں، فرقوں اور مسالک اور ان کے دلائل کا ایک تفصیلی جائزہ قارئین کے سامنے مکمل غیر جانبداری سے پیش کر دیا جائے۔ ان کے نقطہ نظر کو، جیسا کہ وہ ہے، بیان کر دیا جائے اور ان کے دلائل کو پوری دیانت داری سے پیش کر دیا جائے۔ اس کے بعد فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیا جائے کہ وہ ان دلائل پر غور کر کے جس راہ کو درست سمجھتے ہیں، اپنالیں۔ اس کتاب کی مثال ایک ایسے کمرہ عدالت کی سی ہے جس میں سب فریق اپنے اپنے دلائل پیش کرتے ہیں، مگر یہ کمرہ عدالت جج سے خالی ہے کیونکہ یہ جج آپ خود ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے کہ اپنا نقطہ نظر پیش کر کے آپ کے ذہن پر اثر انداز ہونے کی کوشش نہ کروں۔ آپ اپنے ذہن سے سوچیے، دلائل کو پرکھیے اور پھر جس مسئلے میں جو نقطہ نظر حق کے قریب معلوم ہو، اسے اختیار کر لیجیے۔

ہر ہر مسئلے میں اپنا نقطہ نظر بیان نہ کرنے کی وجہ یہ ہے کہ میں اس کتاب کو مکمل طور پر غیر جانبدارانہ رکھنا چاہتا ہوں۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ میں چاہتا ہوں کہ اس کتاب کے قاری آزادانہ طریقے پر غور و فکر کر کے درست نتائج تک پہنچنے کی کوشش کریں۔ ان کی اس کوشش پر میں اثر انداز ہو کر انہیں کسی کی فکری غلامی میں دھکیلنا نہیں چاہتا۔ میری خواہش ہے کہ قارئین کو اپنا ذہن استعمال کرنے کی عادت پڑے اور دوسروں پر ان کے انحصار کو کم سے کم کیا جائے۔

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ میں خود کسی معاملے میں کوئی رائے نہیں رکھتا۔ اس کتاب میں جن جن اختلافی مسائل سے میں نے تعرض کیا ہے، ان سب میں میری اپنی بھی ایک رائے ہے لیکن میں نے اپنی طرف سے یہ پوری کوشش کی ہے کہ اپنی اس رائے کو کتاب کی غیر جانبداری پر اثر انداز نہ ہونے دوں تا کہ اس کتاب کی افادیت بر قرار رہے۔ مجھے اعتراف ہے کہ جس مذہبی ماحول میں میری تربیت ہوئی ہے، اس میں یہ ایک مشکل کام تھا۔ اس وجہ سے تمام مسالک کے قارئین سے میری یہ درخواست ہے کہ وہ اگر کہیں یہ محسوس کریں کہ کسی مقام پر اپنے کسی تعصب کے باعث میں ان کے نقطہ نظر کو صحیح طور پر بیان نہیں کر سکا یا ان کے دلائل کو درست طریقے پر پیش کرنے میں کامیاب نہیں ہو سکا تو وہ بلا تکلف اس سے آگاہ کریں تا کہ اس کی اصلاح کی جا سکے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ اپنی کم علمی کے باعث میں کسی فریق کے دلائل سے بخوبی واقف نہ ہو سکا ہوں جس کے باعث انہیں بیان نہ کر سکا ہوں۔ اگر ایسا ہو تو مجھے ضرور آگاہ کر دیجیے تا کہ ان دلائل کو اس کتاب کا حصہ بنایا جا سکے۔

مختلف فریقوں کے نقطہ ہائے نظر کو بیان کرتے کرتے ہر ہر مسئلے میں جہاں پر میں نے بحث کو ختم کیا ہے، وہاں ایسا اس وجہ سے کیا ہے کہ مجھے اس ضمن میں کسی فریق کی کوئی مزید دلیل نہیں مل سکی ہے۔ تاہم اگر کسی مسلک کے پیروکار یہ سمجھتے ہوں کہ ان کے پاس مزید کہنے کے لیے کچھ ہے، تو وہ اپنی بات مجھے لکھ بھیجیں، میں اسے اس کتاب میں شامل کرنے کو تیار ہوں بشر طیکہ اس میں پہلے سے بیان کردہ دلیل کو دوہرایا نہ گیا ہو بلکہ کوئی ایسی بات کہی گئی ہو، جو اس کتاب میں موجود نہیں ہے۔ میرا یہ دعوی نہیں ہے کہ اس کتاب میں ہر مسلک کے تمام دلائل اکٹھے کر دیے گئے ہیں مگر میری کوشش یہ رہی ہے کہ ہر مسلک اور گروہ کے کم از کم بنیادی دلائل درج کر دوں۔

اس موضوع پر بلا مبالغہ ہزاروں کتب لکھی جا چکی ہیں جن میں ہر ہر فریق نے اپنے نقطہ نظر کو ثابت اور دوسرے کے نقطہ نظر کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی ہے۔ ان کتابوں کا سب سے بڑا مسئلہ ان کا اسلوب بیان ہے۔ جب کوئی مصنف اپنے مسلک کی حمایت میں کتاب لکھتا ہے تو اس کی کوشش ہوتی ہے کہ وہ اپنے مسلک کی ہر صورت اور ہر حالت میں حمایت کرے اور دوسرے کو ہر قیمت پر غلط ثابت کرے۔ فریق مخالف کے جن دلائل کا اس کے پاس جواب نہیں ہوتا، وہ انہیں خاموشی سے نظر انداز کر دیتا ہے اور جن باتوں کا اس کے پاس جواب ہوتا ہے، انہیں بڑھ چڑھ کر بیان کرتا ہے۔ کتاب میں فریق مخالف پر طنز، استہزا اور بسا اوقات گالی گلوچ تک نوبت پہنچ جاتی ہے۔ میں نے کوشش یہ کی ہے کہ اس اسلوب سے بچ کر خالصتاً دلائل کو اس انداز میں پیش کیا جائے کہ کسی بھی گروہ پر طنز و تشنیع کا ہلکا سا شائبہ بھی محسوس نہ ہو۔ اگر قارئین کو کہیں محسوس ہو کہ میں نے اس اصول کی خلاف ورزی کی ہے تو وہ مجھے مطلع کر کے شکریہ کا موقع دے سکتے ہیں۔

اپنی دیگر کتب میں میرا اسلوب یہ ہے کہ میں ان میں شخصیات کا ذکر بہت کم کرتا ہوں، بس نیوٹرل سے انداز میں حوالہ پیش کر دیتا ہوں کیونکہ عام طور پر شخصیات کو بیان کرنے سے غلط فہمیاں جنم لیتی ہیں۔ اس سلسلہ کتب کی نوعیت ایسی تھی کہ بہت سی شخصیات اور ان کا کام اس میں زیر بحث آیا ہے۔ میں نے کوشش کی ہے کہ ہر گروہ اور مکتب فکر سے تعلق رکھنے والی شخصیات کے نام بیان کرتے ہوئے ان کے پورے پورے احترام کا خیال رکھا جائے اور ان کا ذکر اس انداز میں کیا جائے جو ایک جانب عقیدت مندی اور دوسری طرف عدم احترام دونوں سے پاک ہو۔ کسی شخصیت کے نظریات سے خواہ مجھے اختلاف ہو یا اتفاق، اس کا نام لیتے ہوئے میں نے نہ تو عقیدت مندی کا مظاہرہ کیا ہے اور نہ ہی عدم احترام کا۔

شخصیات اور گروہوں کا ذکر کرتے ہوئے اور ان کے نظریات بیان کرتے ہوئے میں نے اس بات کی پوری کوشش کی ہے کہ صرف اور صرف حقائق کو بیان کیا جائے اور ادنیٰ درجے میں بھی کسی کے نظریات یا افعال پر محاکمہ (Judgment) نہ کیا جائے بلکہ جو بات جیسی ہے، اسے ویسا ہی بیان کیا جائے اور اس کے بعد صحیح یا غلط کا فیصلہ قارئین پر چھوڑ دیا جائے۔ اس کا مقصد یہ ہے کہ میں اس کتاب کو مکمل طور پر غیر جانبدار رکھنا چاہتا ہوں اور میری خواہش ہے کہ قارئین اپنے ذہن سے خود فیصلہ کریں اور میری کوئی بات ان کے اس فیصلے پر اثر انداز نہ ہو۔ اگر قارئین یہ محسوس کریں کہ کسی بھی مقام پر میں اس اصول کا خیال نہیں رکھ سکا ہوں تو وہ نشاندہی ضرور فرمائیں تاکہ اصلاح کی جا سکے۔

آپ یہ کہہ سکتے ہیں کہ جب آپ خود رائے رکھتے ہیں تو پھر عین ممکن ہے کہ پوری کوشش کے باوجود لاشعوری طور پر آپ کا جھکاؤ اس موقف کی جانب ہو گیا ہو، جس پر آپ قائل ہیں۔ اس امکان کو میں تسلیم کرتا ہوں اور پوری دیانت داری سے سمجھتا ہوں کہ یہ رسک اس کتاب میں موجود ہے۔ تاہم اتنا کہہ سکتا ہوں کہ میں نے اس پہلو کو بھی کم سے کم کرنے کی پوری شعوری کوشش کی ہے اور اس کے لیے یہ طریقہ اختیار کیا ہے کہ جس نقطہ نظر پر میں قائل نہیں ہوں، تھوڑی دیر کے لیے اس پر قائل ہو کر اسے پورے زور کے ساتھ بیان کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ دوسری کتب میں یہ کوشش بھی آپ کو نہ مل سکے۔ پھر بھی میں انسان ہوں اور غلطی کر

سکتا ہوں۔ اس وجہ سے آپ سے گزارش ہے کہ جہاں آپ ہی محسوس کریں کہ میں نے کسی نقطہ نظر یا اس کے دلائل کو بیان کرنے میں کوتاہی کی ہے، ضرور مطلع فرمائیے تاکہ اس کی اصلاح کی جا سکے۔

میں نے کوشش یہ کی ہے کہ جس کتاب کا کوئی اقتباس نقل کروں، اس کے پورے سیاق و سباق کے ساتھ کروں تاکہ کسی بات کو اس کے سیاق و سباق سے کاٹ کر پیش کرنے سے معنی میں جو تبدیلی ہو جایا کرتی ہے، اس سے محفوظ رہا جا سکے۔ اس کے علاوہ کتاب کے آخر میں ببلیو گرافی فراہم کر دی گئی ہے تاکہ اگر کوئی صاحب تحقیق کرنا چاہیں تو ان کتب کا براہ راست مطالعہ کر کے ان میں سے متعلقہ اقتباسات کو پورے سیاق و سباق میں پڑھ سکتے ہیں۔ میں نے یہ بھی کوشش کی ہے کہ ہر مسلک کے نقطہ نظر کو اس کے اپنے بزرگوں کی کتب سے اخذ کیا جائے نہ کہ اس کے مخالفین کی۔ جہاں کسی فرقے کی کتب تک رسائی ممکن نہ ہو سکی، وہاں یہ کوشش کی ہے کہ غیر جانبدار ذرائع سے معلومات حاصل کی جائیں۔

میں نے یہ کوشش بھی کی ہے کہ کتاب کو تفصیلی اور ٹیکنیکل بحثوں سے ممکنہ حد تک بچاتے ہوئے سادہ ترین اسلوب میں مختلف فریقوں کے دلائل پیش کیے جائیں تاکہ قاری اطمینان سے ان دلائل کو سمجھ کر ان کا موازنہ کر سکے۔ جہاں کوئی ٹیکنیکل بحث کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی ہے، وہاں میں نے کوشش کی ہے کہ اسے جس قدر سادہ انداز میں بیان کرنا ممکن ہو، کر دیا جائے۔

یہ کتاب مسلمانوں کے مختلف فرقوں میں موجود صرف اختلافات کے ذکر پر ہی مشتمل نہیں ہے بلکہ ان کے درمیان جن معاملات میں اتفاق رائے ہے، اس کو بھی بیان کیا گیا ہے تاکہ ایک دوسرے کے بارے میں غلط فہمیاں دور ہوں اور یہ اتفاقی امور امت کے مختلف گروہوں میں پل کا کام کر سکیں۔ غلط فہمیوں کو دور کرنا، امت کے مختلف گروہوں کو قریب لانا، ایک دوسرے کے بارے میں منفی سوچ کو ختم کرنا، اور شدت پسندی اور تعصب سے اجتناب کی دعوت دینا ایسے امور ہیں جن کی ضرورت ہر دور میں تھی اور موجودہ دور میں کہیں زیادہ ہو سکی ہے۔ اختلافات سے ہمیں گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ دین کی بنیادی باتوں میں امت کی غالب اکثریت متفق ہے اور محض گنتی کے چند مسائل ہی پر اختلاف ہے جو اتفاق کی نسبت کہیں کم ہے۔ دیگر مذاہب کی نسبت مسلمانوں کے فرقوں کی تعداد بھی بہت ہی کم ہے۔

مطالعہ کے دوران یہ بات ضرور پیش نظر رکھیے گا کہ علم کی دنیا میں اصل حیثیت دلیل کو حاصل ہوتی ہے۔ علم کی دنیا میں یہ نہیں دیکھا جاتا ہے کہ کسی نقطہ نظر کے ماننے والے اگر اکثریت میں ہیں تو وہ لازماً صحیح ہو گا اور اگر اس کے ماننے والے کم ہیں تو وہ غلط ہو۔ انسانیت کی تاریخ گواہ ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام کے پیروکار ان کے مخالفین سے کم رہے ہیں۔ علم کی دنیا میں کسی بات کے درست یا غلط ہونے کا فیصلہ دلیل پر ہوتا ہے۔ اگر کسی نقطہ نظر کو مثلاً 99 افراد بیان کر رہے ہوں اور اس کے مخالف نقطہ نظر کا صرف ایک آدمی قائل ہو، تو تب بھی دونوں فریقوں کے دلائل کا موازنہ کر کے ہی اس بات کا فیصلہ کیا جائے گا کہ ان 99 حضرات کی بات صحیح ہے یا اس ایک شخص کی۔ اپنے اپنے دلائل پیش کرنے کا دونوں کو یکساں حق حاصل ہو گا۔ اکثریت کو یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ محض عددی

اکثریت کی بنیاد پر اقلیت کو اپنی دلیل پیش کرنے کا حق دینے سے انکار کر دے۔

اس سیریز میں آپ کو جنوبی ایشیا پر کچھ فوکس نظر آئے گا اور کچھ ایسا محسوس ہو گا کہ یہ جنوبی ایشیا کے تناظر میں لکھی گئی ہے۔ میں نے کوشش تو کی ہے کہ دنیا کے دیگر خطوں میں موجود مختلف گروہوں اور فرقوں کے نظریات بیان کیے جائیں تاہم مجھے اعتراف ہے کہ ان کے بارے میں اس درجے کی معلومات ہمیں دستیاب نہیں ہیں۔ پھر بھی کوشش کی ہے کہ جس حد تک ہو سکے، دنیا کے دیگر خطوں کے گروہوں سے متعلق معلومات اکٹھی کر کے سیریز کی اس خامی کو دور کیا جائے۔

اس سیریز پر آپ کے تاثرات کا انتظار رہے گا۔ آپ کے ذہن میں کوئی سوال اگر پیدا ہو تو بلا تکلف ای میل کیجیے۔ اللہ تعالی آپ کا حامی و ناصر ہو۔

محمد مبشر نذیر

دسمبر 2011

mubashirnazir100@gmail.com

امت مسلمہ کے مختلف گروہوں اور فرقوں کا تعارف

جیسا کہ ہم اوپر بیان کر چکے ہیں انسان اللہ تعالی کی ایسی مخلوق ہے جو ذہن اور عقل رکھتی ہے۔ سوچنے اور سمجھنے کی اس صلاحیت کی وجہ سے اختلافات پیدا ہوتے ہیں۔ جب مخصوص نقطہ نظر رکھنے والے لوگ اپنے ہم خیال لوگوں سے ملتے ہیں تو اس کے نتیجے میں ایک حلقہ یا گروہ تشکیل پاتا ہے۔ اس گروہ کو اگر کوئی اچھا لیڈر مل جائے جو اس گروہ کے خیالات اور تصورات کو منظم اور مربوط انداز میں پیش کر دے تو یہ غیر منظم گروہ "مکتب فکر" کی شکل اختیار کر لیتا ہے جو بعض امتیازی مسائل کی وجہ سے دوسرے مکاتب فکر سے مختلف ہوتا ہے۔ مختلف مسائل کی مزید تحقیق و تنقیح کے نتیجے میں مکتب فکر، مسلک کی شکل اختیار کرتا ہے۔ اگر اس مسلک کے لوگ دوسروں کے ساتھ اختلاف میں شدت برتیں تو بالآخر اس مسلک کے بطن سے فرقہ جنم لیتا ہے۔ اگر کسی فرقے یا مسلک میں شدت پائی جائے تو رد عمل کی نفسیات کے تحت دوسرے فرقے کے لوگوں میں بھی شدت پیدا ہو جاتی ہے جس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ باہمی نفرتیں جنم لیتی ہیں۔

مسلم فرقوں کی مختصر تاریخ

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فوراً بعد روم اور ایران کی سلطنتیں اسلام کی قوت کے سامنے ٹھہر نہ سکیں اور خلفاء راشدین کے زمانے میں ہی اسلامی حکومت موجودہ بلوچستان سے لے کر مراکش تک پھیل گئی۔ یہ سارا عمل رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد صرف پندرہ سے بیس سال کے عرصے میں مکمل ہو گیا۔

مسلمانوں کی تلواروں نے روم وایران کی فوجوں کی قوت توڑ دی مگر ظاہر ہے کہ تلوار سے ان علاقوں کے بسنے والے انسانوں کے دل فتح نہ کیے جا سکتے تھے۔ اس کی وجہ خود قرآن مجید کا یہ حکم تھا کہ لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ یعنی "دین کے معاملے میں کوئی جبر نہیں" (البقرۃ 2:256) اہل عرب کی تقریباً سو فیصد آبادی نے اسلام قبول کر لیا مگر دیگر علاقوں کی ایک بہت بڑی آبادی نے اتنی جلدی اسلام قبول نہ کیا۔ ظاہر ہے کہ ان علاقوں کے رہنے والے صدیوں سے جن مذاہب کو مانتے تھے، وہ اپنے مذہب کو آسانی سے نہ چھوڑ سکتے تھے اور مسلمان بھی انہیں زبردستی اسلام قبول کرنے پر مجبور نہ کر سکتے تھے۔ جن لوگوں نے اسلام قبول کیا، وہ اپنے سابقہ مذاہب کے بہت سے تصورات ساتھ لائے جس کے نتیجے میں عہد صحابہ ہی میں مختلف زاویہ ہائے نظر سامنے آنے لگے اور فرقے بننے کا عمل شروع ہو گیا۔ ابتدا میں یہ عمل سیاسی نوعیت کا تھا مگر وقت کے ساتھ ساتھ مذہبی فرقے بننے کا عمل شروع ہوا۔ وقت کے ساتھ ساتھ خوارج، کرامیہ، مرجئہ، مجسمہ، قدریہ، جبریہ اور نجانے کتنے گروہ بنے اور تاریخ کے عمل میں منظر عام سے غائب ہو گئے۔

اس دور کے تین فرقے اب بھی باقی ہیں۔ ان میں سے ایک شیعہ یا اہل تشیع کا گروہ ہے جو مسلمانوں کی کل آبادی کے تقریباً 10 فیصد

افراد پر مشتمل ہے اور دوسرا گروہ مسلمانوں کا سواد اعظم یا مین اسٹریم مسلمان جو خود کو اہل السنۃ والجماعۃ یا اردو میں اہل سنت و جماعت کہتے ہیں۔ یہ مسلمانوں کی کم و بیش 90 فیصد آبادی پر مشتمل ہے۔ ان دونوں کے علاوہ خوارج کے گروہ سے الگ ہونے والا ایک چھوٹا سا فرقہ بھی اب تک موجود ہے جو کہ "اباضی" کہلاتے ہیں۔ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ان سبھی فرقوں کے اندر مزید ذیلی فرقے بنتے چلے گئے۔ خوارج کے اندر یہ عمل بہت زیادہ ہو، اہل تشیع کے اندر اس سے کچھ کم جبکہ اہل سنت میں سب سے کم جن کے ذیلی فرقے نسبتاً مقامی رہے۔

ان فرقوں کی تاریخ کچھ یوں شروع ہوتی ہے کہ عہد بنو امیہ اور بنو عباس میں یونانی کتب کے تراجم عربی میں ہوئے۔ ان کتب میں جہاں یونان کی سائنس اور سماجی علوم شامل تھے، وہاں مذہب اور الہیات کے میدان میں انہوں نے جو کچھ سوچا اور لکھا تھا، وہ بھی عربی میں منتقل ہو گیا۔ اس کے نتیجے میں نئی افکار پیدا ہوئیں اور نئے انداز میں سوچا جانے لگا جس کے نتیجے میں مختلف فرقے معتزلہ، اشاعرہ، ماتریدیہ پیدا ہوئے۔ وقت گزرنے کے ساتھ جب ان کے وہ مسائل ہی زندہ نہ رہے جن میں یہ اختلاف کیا کرتے تھے تو پھر ان مسالک کی اپنی افادیت ہی ختم ہو گئی اور ان کی بحثیں ان کتابوں میں دفن ہو گئیں جن کا مطالعہ اب صرف چند ہی لوگ کیا کرتے ہیں۔ وقت کے ساتھ ساتھ اور بھی بہت سے فرقے پیدا ہوئے اور ختم ہوتے چلے گئے۔

اب سے دو سو برس پہلے جب مسلم دنیا سیاسی طور پر زوال پذیر ہوئی اور ان کے علاقے کے بڑے حصے پر مغربی طاقتوں نے قبضہ کر لیا تو انہوں نے Divide and Rule کی پالیسی اختیار کی۔ دوسری طرف زوال کے نتیجے میں مسلمانوں کے ہاں اخلاقی انحطاط پیدا ہوا۔ اس کے نتیجے میں بہت سے فرقے اور گروہ پیدا ہوئے جو اب بھی باقی ہیں۔ مغربی طاقتوں کے غلبے کے نتیجے میں رد عمل کی بہت سی سیاسی، عسکری، دعوتی اور علمی و فکری تحریکیں پیدا ہوئیں جن کے نتیجے میں بہت سے گروہ پیدا ہوئے۔ انہیں فرقہ کہنا تو غلط ہو گا مگر چونکہ یہ منظم گروہوں کی شکل اختیار کر گئے، اس وجہ سے انہیں امت کے اندر "امتیازی گروہ" کی حیثیت سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔

اس کتاب میں ہم موجودہ مسلم دنیا میں موجودہ دور کے زندہ فرقوں کے عقائد و تصورات اور دلائل تک ہی خود کو محدود رکھیں گے۔

مسلم فرقوں، مسالک اور گروہوں کی تقسیم کی بنیادیں

وہ لوگ جو خود کو "مسلم" کہتے ہیں، ان کے مختلف گروہوں کو مختلف مذہبی بنیادوں پر تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ ان بنیادوں میں مذہبی عقائد، امتیازی مذہبی اعمال، مذہبی تحریک اور فقہی مسلک شامل ہیں۔

مذہبی عقائد اور اعمال کی بنیاد پر تقسیم

مذہبی عقائد اور مخصوص اعمال کی بنیاد پر امت مسلمہ کے بنیادی فرقے دو ہیں: اہل سنت اور اہل تشیع۔ اس کے بعد ان میں سے ہر ایک کے ذیلی فرقے اور گروہ ہیں۔

1. اہل سنت: انہیں بنیادی طور پر تین طریقے سے مختلف گروہوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1.1. سلفی اور غیر سلفی گروہ: برصغیر میں یہ تقسیم بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث کی شکل میں نظر آتی ہے اور بقیہ عالم اسلام میں یہ سلفی اور غیر سلفی گروہوں کی صورت میں موجود ہے

1.2. صوفی اور غیر صوفی گروہ: صوفی گروہوں میں ان کے مختلف سلسلے شامل ہیں، ان کے علاوہ ایک گروہ وہ بھی ہے جو مروجہ تصوف کو اسلام کے ساتھ ہم آہنگ نہیں سمجھتا ہے

1.3. روایت پرست اور جدت پسند گروہ: اس میں متعدد گروہ پائے جاتے ہیں۔

2. اہل تشیع: ان کے متعدد گروہ ہیں۔

2.1. اثنا عشری

2.2. اسماعیلی یا آغا خانی

2.3. زیدی

2.4. علوی، دروز اور دیگر فرقے

2.5. اباضی: یہ اہل سنت اور اہل تشیع دونوں سے ہٹ کر ہیں۔

3. منکرین سنت و حدیث

4. دیگر مذہبی گروہ جو خود کو مسلمان سمجھتے ہیں مگر مسلمان انہیں دائرہ اسلام سے خارج سمجھتے ہیں جیسے احمدی، بہائی وغیرہ۔

مذہبی تحریکوں کی بنیاد پر بننے والے گروہ

امت مسلمہ کی تاریخ اصلاحی تحریکوں سے بھری پڑی ہے۔ ان میں سے بہت سی تحریکیں مختلف ادوار میں پیدا ہوئیں اور تاریخ میں اپنا کردار ادا کر کے ختم ہو گئیں۔ پچھلے دو سو برس میں مسلم دنیا کے زوال کے نتیجے میں ان میں زبردست رد عمل پیدا ہوا جس نے جلد ہی تحریکوں کی شکل اختیار کر لی۔ اس کتاب میں امت مسلمہ کی تاریخ کی تمام تحریکوں کا احاطہ کرنا مقصود نہیں ہے۔ یہاں ہم صرف موجودہ دور میں موجود تحریکوں کا جائزہ پیش کریں گے۔ اس وقت مسلم دنیا میں موجود تحریکوں کو اس طریقے سے تقسیم کیا جا سکتا ہے۔

1. احیائے اسلام کی تحریکیں اور جماعتیں

1.1. انقلابی تحریکیں جیسے انقلاب ایران کی تحریک، قدیم اخوان المسلمون، حزب التحریر وغیرہ

1.2. موجود نظام کے اندر رہ کر کام کرنے والی سیاسی تحریکیں جیسے مصر اور لیوانٹ (شام، اردن، فلسطین اور لبنان) کی

جدید اخوان المسلمون، برصغیر کی جماعت اسلامی، ترکی کی اسلامی تحریک، انڈونیشیا کی محمدی تحریک وغیرہ

1.3. مسلح جدوجہد پر یقین رکھنے والی عسکری تحریکیں جیسے افغانستان وپاکستان کے طالبان، انڈونیشیا اور فلپائن کے مسلح گروہ، چیچنیا کی تحریک وغیرہ

2. تبلیغی ودعوتی تحریکیں جیسے برصغیر کی تبلیغی جماعت اور دعوت اسلامی وغیرہ

3. علمی، فکری اور تعلیمی تحریکیں جیسے برصغیر میں تحریک علی گڑھ، ندوۃ العلماء، مدرسۃ الاصلاح وغیرہ

فقہی مسالک کی بنیاد پر بننے والے گروہ

انہیں فرقہ کہنا مناسب نہ ہو گا البتہ یہ مختلف مکاتب فکر ہیں جو تاریخ کے مختلف ادوار میں فرقہ کی شکل اختیار کر گئے تاہم وقت کے ساتھ ساتھ انہوں نے اکٹھے رہنا سیکھ لیا۔ آج کل یہ فرقہ کی حیثیت سے نہیں بلکہ محض مکتب فکر کی حیثیت رکھتے ہیں اور ایک دوسرے کے ساتھ ان کے اختلافات میں بہت زیادہ شدت نہیں ہے۔ ابتدائی صدیوں میں بہت سے فقہی مسالک پیدا ہوئے اور ختم ہو گئے۔ موجودہ دور میں یہ فقہی مکاتب فکر ہیں جو اپنے اپنے علاقے میں موجود ہیں۔ ان میں سے پہلے پانچ کا تعلق اہل سنت سے ہے جبکہ بقیہ اہل تشیع اور اباضی گروہوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

1. حنفی
2. مالکی
3. شافعی
4. حنبلی
5. ظاہری
6. جعفری
7. زیدی
8. اباضی

انہی گروہوں کی بنیاد پر ہم نے اس پروگرام کے مختلف ماڈیولز کو ترتیب دیا ہے۔ ان گروہوں کے اختلافی امور پر یہ بحثیں ویسے تو بلا مبالغہ ہزاروں بلکہ شاید لاکھوں صفحات پر پھیلی ہوئی ہیں۔ انہیں ایک کتاب میں سمونا ایک مشکل کام تھا، جس سے اس کتاب کے غیر معمولی طور پر طویل ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ اس وجہ سے اس کتاب کو ہم نے مختلف ماڈیولز میں تقسیم کر دیا تاکہ جو صاحب جس ماڈیول

میں دلچسپی رکھتے ہوں، وہ اسی کا مطالعہ کر لیں۔ ماڈیولز کی تقسیم کچھ اس طرح ہے:

- ماڈیول CS01: اہل سنت، اہل تشیع اور اباضی مسلک
- ماڈیول CS02: سلفی (اہل حدیث) اور غیر سلفی (جیسے سنی بریلوی اور سنی دیوبندی)
- ماڈیول CS03: اسلام کا دعوی کرنے والے مخصوص اقلیتی مذہبی گروہ
- ماڈیول CS04 : فقہی مکاتب فکر
- ماڈیول CS05: اہل تصوف اور ان کے ناقدین
- ماڈیول CS06: مسلم دنیا میں سیاسی، عسکری، دعوتی اور علمی و فکری تحریکیں
- ماڈیول CS07: روایت پسندی، جدت پسندی اور معتدل جدیدیت۔۔۔ فکری، ثقافتی، معاشی، قانونی اور سماجی مسائل

اوپر بیان کردہ تمام گروہوں میں سے ہر ایک کے اندر اعتدال پسند اور انتہا پسند دونوں اقسام کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ انتہا پسند اپنے نقطہ نظر کو شدت سے پیش کرتے ہیں اور اس سے اختلاف کو برداشت نہیں کرتے جبکہ اعتدال پسند اپنے نقطہ نظر پر قائم رہتے ہوئے دوسرے نقطہ ہائے نظر کے وجود کو برداشت کر لیتے ہیں اور دوسرے گروہوں سے مکالمہ جاری رکھتے ہیں۔ دلچسپ امر یہ ہے کہ ایک ہی گروہ کے اعتدال پسند اور انتہا پسند آپس میں ایک دوسرے کی تنقید کا نشانہ بنتے رہتے ہیں۔

اس کتاب میں ہم مختلف مذہبی گروہوں اور فرقوں کے عقائد، امتیازی اعمال، طرز فکر اور دلائل کا تقابلی مطالعہ کریں گے اور ان کے باہمی تعلقات کا جائزہ لیں گے لیکن اس سے پہلے ضروری ہے کہ ہم علم الکلام سے متعلق چند اساسی مباحث کا مطالعہ کریں۔

علم الکلام یا تقابلی مطالعہ کا تعارف

امت مسلمہ کے تقریباً تمام فرقوں، مسالک اور مکاتب فکر کا اس بات پر اتفاق ہے کہ دین اسلام کا ماخذ صرف اور صرف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات والا صفات ہے۔ آپ سے یہ دین ہمیں دو صورتوں میں ملا ہے، ایک قرآن مجید اور دوسری آپ کی قائم کردہ مثال جسے سنت سے تعبیر کیا جاتا ہے۔ کم از کم قرآن مجید پر سبھی فرقوں کا اتفاق ہے۔ سنت کی تفہیم اور تحقیق سے متعلق ان کے ہاں کچھ اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اس سے ہٹ کر بعض فرقے دین کے کچھ اور مآخذ بھی مانتے ہیں جن کی وجہ سے ان کی راہیں مین اسٹریم مسلمانوں سے جدا ہو جاتی ہیں۔ انہی مذہبی فرقوں کے عقائد و نظریات اور دلائل کے مطالعے کے علم کو علم الکلام کہا جاتا ہے۔

علم الکلام وہ علم ہے جس میں مختلف گروہوں کے مذہبی عقائد اور ان کے دلائل کا مطالعہ کیا جاتا ہے۔ قرون وسطی میں اس علم کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ اپنے سے مختلف گروہوں کے نظریات اور ان کے دلائل کا جائزہ لیا جائے، پھر ان کی تردید کر کے اپنے نقطہ نظر کو ثابت کیا

جائے۔ علامہ سعد الدین تفتازانی (722-792/1322-1390) لکھتے ہیں:

هو العلم بالعقائد الدينية عن الأدلة اليقينية.

"یہ یقینی دلائل سے دینی عقائد کا علم ہے۔" (تہذیب الکلام)

مشہور ماہر عمرانیات وبشریات، ابن خلدون (732-808/1332-1406) اپنے مشہور زمانہ "مقدمہ" میں لکھتے ہیں:

هو علم يتضمن الحجاج عن العقائد الإيمانية بالأدلة العقلية و الرد على المبتدعة المنحرفين في الاعتقادات عن مذاهب السلف و أهل السنة.

"(علم الکلام) وہ علم ہے جو عقائد ایمانیہ کو عقلی دلائل کے ساتھ ثابت کرنے والی حجتوں پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس میں اسلاف اور اہل سنت کے نقطہ نظر کے اعتقادات سے منحرف ہونے والے بدعتی فرقوں پر رد بھی شامل ہوتا ہے۔"

چونکہ اپنے عقائد کو ثابت کرنے کے لئے بحث و مناظرہ کیا جاتا تھا، جس میں بہت زیادہ گفتگو ہوتی تھی، اس وجہ سے اس علم کا نام ہی "علم الکلام" پڑ گیا۔ اس کے برعکس انگریزی میں اسے Theology کہا گیا جس کا ترجمہ اردو اور فارسی میں "الہیات" کے نام سے کیا جاتا ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ خدا اور اس سے متعلق امور سے متعلق بحث ہے۔ واضح رہے کہ مسلمانوں کے ہاں تھیالوجی یا الہیات اب علم الکلام کا محض ایک حصہ ہے ورنہ اس میں اور بھی بہت سے مضامین شامل ہو گئے ہیں۔

علم الکلام کے دائرے میں آنے والے مباحث

علم الکلام میں جو مسائل زیر بحث آتے ہیں، وہ بنیادی طور پر دو اقسام کے ہیں:

- مختلف مذاہب اور فلسفوں کے درمیان پیش آنے والے اختلافی مسائل: جیسے کیا اس کائنات کا کوئی خدا موجود ہے؟ کیا آخرت کا وجود ہے؟ کیا ہماری موت کے بعد کوئی اور زندگی ہے؟ کیا نبوت و رسالت برحق ہے؟ کون سچا نبی ہے اور کون جھوٹا؟ کیا نبوت ختم ہو چکی ہے یا اب بھی جاری ہے؟ انسان کی زندگی کا مقصد کیا ہے؟ مذہب ضروری ہے یا نہیں؟ اس موضوع پر تفصیلی مطالعہ تو اصلاً مذاہب کے تقابلی مطالعہ کے تحت آنا تھا مگر چونکہ مسلمانوں کے اندر بھی ایک طبقہ ان سوالات پر غور کرتا ہے، اس وجہ سے ہم نے ان مسائل کو ماڈیول CS07 میں بیان کیا ہے۔
- ایک ہی مذہب مثلاً اسلام کے مختلف فرقوں کے مابین اختلافات: جیسے مسلمانوں کے مابین یہ سوالات کہ کیا قرآن اور سنت ہی دین کا ماخذ ہیں یا ان کے علاوہ کوئی اور ماخذ بھی ہے؟ کیا اللہ کے سوا کسی اور سے مافوق الفطرت طریقے سے مدد مانگی جا سکتی ہے؟ کیا اللہ تعالی کے نیک بندوں کو بعد از وفات کوئی اختیارات حاصل ہوتے ہیں؟ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہار کا باہمی تعلق کیا ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔ ان سوالات کا مطالعہ ہم ماڈیول CS01 اور CS02 میں کریں گے۔

- ماٰخذ دین کی بنیاد پر اختلافات: بعض گروہوں کا نقطہ نظر یہ ہے کہ وہ سنت کو تسلیم نہیں کرتے۔ اسی طرح بعض گروہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی اور شخصیت کو بھی نبی مانتے ہیں۔ ان کے نقطہ نظر کا اسلام سے تقابل ہم ماڈیول CS03 میں کریں گے۔
- فقہی اور فروعی اختلافات: یہ زیادہ فقہی امور ہوتے ہیں جیسے نماز میں رفع یدین کیا جائے یا نہیں؟ قیاس اور استحسان کا استعمال درست ہے یا نہیں؟ ان کا تفصیلی مطالعہ ہم ماڈیول CS04 میں کریں گے۔
- روحانی امور سے متعلق اختلافات: جیسے کیا انسان کا روحانی رابطہ براہ راست اللہ تعالی کے ساتھ ہو سکتا ہے یا نہیں؟ شریعت اور طریقت کا باہمی تعلق کیا ہے؟ ان امور کا مطالعہ ہم ماڈیول CS05 میں کریں گے۔
- دینی تحریکیں: دین کی روشنی میں ایک معاشرہ تشکیل دینے کے لیے جدوجہد کیسے کی جائے؟ بعض مفکرین کا خیال تھا کہ اس کے لیے سیاسی جدوجہد کرنا اہم ہے۔ بعض کے نزدیک عسکری، بعض کے نزدیک دعوتی اور بعض کے خیال میں فکری و علمی جدوجہد زیادہ اہمیت کی حامل تھی۔ ان کا تفصیلی مطالعہ ہم ماڈیول CS06 میں کریں گے۔
- روایت و جدیدیت کی بنیاد پر اختلافات: دور جدید کو اسلام سے کس طرح ہم آہنگ کیا جائے؟ اس سوال کے جواب میں مختلف مکاتب فکر بنے، جن کا تفصیلی مطالعہ ہم ماڈیول CS07 میں کریں گے۔

مسلمانوں کے مختلف گروہوں اور فرقوں کے مابین مختلف دینی مسائل میں اختلافات کے نتیجے میں مسلمانوں کا اندرونی علم الکلام وجود میں آیا۔ یہی معاملہ عیسائیوں، یہودیوں، ہندوؤں، بدھوں اور دیگر مذاہب کے اندرونی فرقوں کا ہے۔ ان سب کا اپنا اپنا علم الکلام ہے جو ان کے مذہبی نصاب کا حصہ ہے۔ اس سیریز میں ہم مسلمانوں کے اندرونی اختلافات کا مطالعہ کریں گے جبکہ بین المذہبی علم الکلام کا مطالعہ انشاء اللہ ہم ایڈوانسڈ لیول پر کریں گے۔

جدید اور قدیم علم الکلام میں فرق

جدید اور قدیم علم الکلام میں جوہری نوعیت کا فرق پیدا ہو چکا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرون وسطی میں علم الکلام کے مسائل کچھ اور تھے، اب یہ بڑی حد تک تبدیل ہو چکے ہیں۔ مثال کے طور پر قرون وسطی میں قدیم (یعنی ازلی اور ہمیشہ سے موجود رہنے والا) اور حادث (بعد میں کسی وقت وقوع پذیر ہونے والا) سے متعلق مسائل بڑی اہمیت رکھتے تھے۔ محدثین اور معتزلہ کے درمیان جب یہ اختلاف درپیش ہوا کہ قرآن قدیم ہے یا حادث تو ان میں بڑے معرکے برپا ہوئے۔ بادشاہ وقت مامون الرشید (reign 197-217/813-833) معتزلہ کے نقطہ نظر کا حامی تھا۔ اس نے محدثین جن کے سرخیل امام احمد بن حنبل (164-241/780-855) تھے، کو کوڑوں سے پٹوایا اور قرآن کے حادث ہونے کو ماننے پر انہیں زبردستی مجبور کیا۔ بعد میں معتزلہ ہی میں سے امام ابوالحسن اشعری (-260

(936-324/874 پیدا ہوئے جنہوں نے معتزلہ کے عقائد سے تائب ہو کر ان کی اپنی زبان اور اصطلاحات میں ان کی تردید کی۔

دور جدید میں یہ مسائل زندہ نہیں رہے اور ان مسائل کی وجہ سے جو فرقے ظہور پذیر ہوئے، وہ بھی باقی نہ رہے۔ اس دور میں جو فرقے زندہ ہیں، علم الکلام کا انحصار بھی انہی کے گرد گھومتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کتاب میں ہم نے قرون وسطی کے علم الکلام کی بجائے جدید علم الکلام سے بحث کی ہے۔ ہمارے دینی مدارس میں عام طور پر قرون وسطی کے علم الکلام کی کتب جیسے شرح عقائد نسفی وغیرہ پڑھائی جاتی ہیں۔ اس سے طلباء اس دور کے مسائل اور ان کے دلائل سے واقف تو ہو جاتے ہیں مگر جب وہ عالم دین بن کر میدان عمل میں اترتے ہیں تو لوگ ان سے بالکل ہی مختلف سوالات کرتے ہیں جن کے جواب دینے کے لئے انہیں پوری تیاری نہیں کروائی گئی ہوتی۔ ہماری کوشش یہ ہے کہ اس سیریز کے ذریعے یہ کمی پوری کر دی جائے۔

تقابلی مطالعہ کا طریق کار

ہمارے ہاں عام طور پر تقابلی مطالعہ کے طریق کار کی تربیت نہیں دی جاتی ہے۔ اگر یہ تربیت فراہم کر دی جائے تو اس کے نتیجے میں تقابلی مطالعہ سے صحیح معنوں میں فائدہ اٹھایا جاسکتا ہے۔ یہاں ہم کچھ تجاویز پیش کر رہے ہیں جن سے آپ کو تقابلی مطالعہ میں مدد مل سکے گی۔

- جب آپ کسی فرقہ کے نقطہ نظر کا مطالعہ کر رہے ہوں تو کچھ دیر کے لیے خود کو اسی میں شامل سمجھ لیجیے۔ خود کو اس فرقہ کے لوگوں کی جگہ رکھ کر سوچیے۔ ضروری نہیں کہ آپ ہمیشہ کے لئے اس مسلک کو مان لیں مگر اس طریقے سے آپ کو ان کے استدلال (دلائل پیش کرنا) سے صحیح آگاہی حاصل ہو سکے گی۔
- اس کے بعد جب آپ مختلف رائے رکھنے والے دوسرے فرقے کا مطالعہ کریں تو اس میں بھی یہی طریقہ اختیار کیجیے کہ آپ ان میں شامل ہیں۔
- فریقین کا اس طریقے سے مطالعہ کرنے کے بعد اب خود کو غیر جانبدار کر لیجیے۔ غور کیجیے کہ پہلے فریق نے کیا دلائل پیش کیے اور دوسرے فریق نے ان کا جواب کیا دیا۔ پھر اس پر غور کیجیے کہ دوسرے فریق کے دلائل کیا تھے اور پہلا فریق ان کا کیا جواب پیش کرتا ہے۔
- فریقین کے دلائل میں مضبوط اور کمزور نکات نوٹ کر لیجیے۔
- آخر میں جس فریق کے دلائل مضبوط نظر آئیں، اس کے نقطہ نظر کو اختیار کر لیجیے۔
- کوئی نقطہ نظر اختیار کر لینے کے بعد بھی اپنا ذہن کھلا رکھیے اور اس بات کے لیے تیار رہیے کہ اگر مستقبل میں آپ کے سامنے درست بات واضح ہو گئی تو آپ اپنا نقطہ نظر تبدیل کرنے میں دیر نہ لگائیں گے۔ اپنی وابستگی حق کے ساتھ رکھیے نہ کہ کسی مخصوص فرقہ کے ساتھ۔
- اگر دونوں فریقوں کے دلائل آپ کو مضبوط نہ لگیں تو اس ضمن میں توقف کیجیے اور کسی تیسرے نقطہ نظر کی تلاش کیجیے۔

اسائنمنٹس

- تعارف اور اس باب میں بیان کردہ تفصیل کو مد نظر رکھتے ہوئے ایک مختصر چارٹ بنائیے جس میں مذہبی اختلافات اور فرقے بننے کے اسباب کو بیان کیجیے۔

- فرقہ بننے کا عمل کیسے روپذیر ہوتا ہے؟ کوئی فرقہ بننے کی سب سے بنیادی وجہ کیا ہوتی ہے: سیاست، مفادات، تعصب یازاویہ فکر۔ اس پر ایک تفصیلی نوٹ لکھیے۔
- ہم نے یہاں مسلمانوں کے مختلف فرقوں کا جو چارٹ پیش کیا ہے، کیا آپ اس سے اتفاق رکھتے ہیں؟ اگر نہیں تو اس ایسا ہی ایک اور چارٹ تیار کیجیے جسے آپ اپنی فہم کے اعتبار سے ترتیب دیجیے۔
- علم الکلام کسے کہتے ہیں؟ اس میں کون سے مضامین زیر بحث آتے ہیں؟ قرون وسطی کے علم الکلام اور جدید علم الکلام میں کیا فرق ہے؟ کوئی تین نکات بیان کیجیے۔
- آپ کے خیال میں تقابلی مطالعہ کے لیے کیا طریق کار اختیار کرنا چاہیے؟

پروگرام میں استعمال ہونے والے رموز و علامات

قرآن و حدیث کے حوالہ جات

اس سلسلہ ہائے کتب میں قرآن مجید کی آیات کو گہرے نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور آیات کا حوالہ "البقرۃ2:124" کے فارمیٹ میں دیا گیا ہے جس کا مطلب ہے سورۃ نمبر 2 کی آیت نمبر 124۔

احادیث کا حوالہ دیتے ہوئے ہم نے ٹیکسٹ "مکتبہ مشکاۃ الاسلامیہ" کا استعمال کیا ہے اور اس کی درستگی کی ذمہ داری انہی کی ہے۔ ہم نے متعلقہ کتاب، اس کے اندر متعلقہ کتاب (جیسے کتاب الایمان وغیرہ) اور حدیث نمبر کا حوالہ دیا ہے۔ یہ نمبر مکتبہ مشکاۃ کی نمبرنگ کے مطابق ہیں۔ اگر آپ چاہیں تو ورڈ فارمیٹ میں کتب حدیث خود بھی یہاں سے ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔ اس سے آپ کو متعلقہ احادیث کی تلاش میں آسانی ہو گی: http://www.almeshkat.net/books

تواریخ کے فارمیٹ

اس کتاب میں ہم نے یہ کوشش کی ہے کہ جن اہل علم کا ذکر ہو، ان کے سن پیدائش اور سن وفات کو بھی بیان کر دیا جائے تاکہ ان کے زمانہ کا اندازہ ہو سکے۔ اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ متعلقہ شخص کو اس کے زمانے کے ماحول (Ethos) کے پس منظر میں سمجھا جا سکتا ہے۔ اس کے لئے ہم نے یہ فارمیٹ استعمال کیے ہیں:

- عام طور پر اہل علم اور دیگر شخصیات کے سامنے مثلاً (40-150/660-750) کے اسلوب میں تاریخیں لکھیں ہیں جو متعلقہ شخصیت کے سن پیدائش اور سن وفات کو بیان کرتی ہیں۔ ان میں بائیں جانب والی تواریخ ہجری کیلنڈر کی ہیں اور دائیں جانب والی تواریخ عیسوی کیلنڈر کی۔ اس مثال میں دی گئی شخصیت 40 ہجری میں پیدا ہوئی اور 150 ہجری میں فوت ہوئی۔ اگر عیسوی کیلنڈر کا اعتبار کیا جائے تو وہ شخصیت 660 عیسوی میں پیدا ہو کر 750 عیسوی میں فوت ہوئی۔
- اگر کسی شخص کی تاریخ پیدائش نہیں مل سکی تو محض تاریخ وفات بیان کرنے کے لیے (d. 380/990) کا فارمیٹ استعمال کیا ہے۔ اسی طرح زندہ شخصیات کے لیے (b. 1950) کا فارمیٹ استعمال کیا ہے جو ان کے سن پیدائش کو ظاہر کرتا ہے۔
- اگر کسی کتاب کا سن طباعت بیان کیا ہے تو اسے (p. 1986) کے فارمیٹ میں بیان کیا ہے۔
- اگر کسی حکمران کا دور بیان کیا تو اسے (reign 13-23/635-645) کے فارمیٹ میں بیان کیا ہے۔
- ان تمام تواریخ میں ہجری اور گریگورین کیلنڈر معلوم کرتے وقت ایک سال کی غلطی کی گنجائش موجود ہے۔

- اگر کوئی تاریخ صحیح تعین کے ساتھ موجود نہیں تھی اور اندازہ موجود تھا تو (c. 380/990) کا فارمیٹ اختیار کیا گیا ہے۔
- اگر کوئی تاریخ ہجری کیلنڈر کے آغاز سے پہلے کی ہے، تو اسے بیان نہیں کیا گیا۔ خاص کر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی تاریخ پیدائش میں یہ معاملہ رہا ہے۔ ایسی صورت میں ہم نے (599-661/40H) کا فارمیٹ اختیار کیا ہے۔ اس میں بائیں جانب کی تواریخ عیسوی کیلنڈر کی ہیں اور دائیں جانب ہجری کیلنڈر کی۔
- ماضی قریب کی تواریخ میں طوالت سے بچنے کے لیے ہجری کیلنڈر کا اہتمام نہیں کیا گیا اور مثلاً (1950-2010) کے فارمیٹ میں سن پیدائش اور سن وفات بیان کیے گئے ہیں۔ تاہم جو لوگ ہجری کیلنڈر کی تواریخ جاننا چاہیں، وہ بآسانی اس لنک سے ان تواریخ کو ہجری کیلنڈر میں تبدیل کر سکتے ہیں: http://www.islamicfinder.org/dateConversion.php

اہم نوٹ: ان تمام تواریخ کا ماخذ مختلف ویب سائٹس خاص کر "وکی پیڈیا" ہے جس کی صحت کے بارے میں گارنٹی دینا مشکل ہے۔ اگر قارئین ان میں کوئی غلطی دیکھیں تو برائے کرم اصلاح فرما دیں۔

کوٹیشن کا فارمیٹ

اس کتاب میں جہاں ہم نے کسی اور کتاب کی کوٹیشن دی ہے، تو اسے چھوٹے فانٹ میں لکھا ہے اور دائیں بائیں سے کچھ جگہ (Indent) چھوڑ دی ہے۔ اس کوٹیشن کے اندر اگر ہم نے کوئی وضاحتی الفاظ یا جملے لکھے ہیں تو بڑی بریکٹ [ ] استعمال کی ہیں تاکہ متعلقہ مصنف کی بات میں وہ شامل نہ سمجھی جائے۔ اس کوٹیشن میں اگر کہیں چھوٹی بریکٹ ( ) میں الفاظ ہیں، وہ متعلقہ مصنفین کے اپنے ہیں۔

ہم نے کوشش کی ہے کہ حوالہ دیتے وقت "شکاگو مینوئل آف اسٹائل"، جو کہ دنیا بھر کی تحقیقی تحریروں میں رائج ہے، کے مجوزہ فارمیٹ کو اختیار کریں لیکن بہت سے مقامات پر ایڈیشن، ناشر وغیرہ سے متعلق معلومات نہ ہونے کے سبب آپ کو اس کی مکمل پابندی نہ مل سکے گی۔ یہی معاملہ ہر کتاب کے آخر میں دی گئی ببلیو گرافی کا ہے۔

تمام ماڈیولز کی تفصیلی فہرستیں

ماڈیول CS01: اہل سنت، اہل تشیع اور اباضی

باب 1: اہل سنت، اہل تشیع اور اباضیہ کا تعارف

اہل سنت، اہل تشیع اور اباضیہ کے مابین مشترک امور

اہل سنت اور اہل تشیع کے مابین بڑے اختلافات

اہل سنت اور اباضیہ کے مابین بڑے اختلافات

باب 2: احادیث نبوی کے بارے میں اہل سنت اور اہل تشیع کا نقطہ نظر

باب 3: مسئلہ امامت

فریقین کے نقطہ ہائے نظر

اہل تشیع کا نقطہ نظر

اہل سنت کا نقطہ نظر

نظریہ امامت سے متعلق اہل تشیع کے دلائل

قرآن سے دلائل

احادیث سے دلائل

عقلی دلائل

عقیدہ امامت کے نتائج

باب 4: صحابہ کرام، اہل بیت اور خلافت

فریقین کا نقطہ نظر

اہل تشیع کا نقطہ نظر

اہل سنت کا نقطہ نظر

اہل تشیع کے دلائل اور اہل سنت کا جواب

تیسری دلیل: صحابہ کا عمل

کیا متعہ عملاً ہوتا ہے؟

سبق 7: تقیہ اور عقیدہ مہدویت

تقیہ

عقیدہ مہدویت

باب 8: محرم الحرام کی رسوم اور باغ فدک

محرم الحرام کی رسوم

ماتم کی حرمت میں اہل سنت کے دلائل

ماتم کے جواز میں اہل تشیع کے دلائل

باغ فدک

باب 9: اہل تشیع کے ذیلی فرقے

اثنا عشریہ

زیدیہ

زیدیوں کے عقائد

زیدیوں کی تاریخ

نزاری یا آغا خانی اسماعیلیہ

اسماعیلیوں کے بنیادی عقائد اور اعمال

اسماعیلیوں کی تاریخ

مستعلوی اسماعیلیہ: بوہری

مستعلوی اسماعیلیہ: دروز

علوی

باب 10: اہل سنت اور اہل تشیع کی تاریخ کا سیاسی اور معاشرتی پہلو

باب 11: خوارج، اباضی اور اہل سنت

باب 12: ماڈیول CS01 کا خلاصہ

ببلیو گرافی

ماڈیول CS02: اہل سنت کے ذیلی مکاتب فکر۔۔۔بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث اور ماورائے مسلک حضرات

باب 1: اہل سنت کے ذیلی گروہوں کا ایک تعارف

روایتی اور سلفی نقطہ ہائے نظر میں بنیادی اختلاف

روایتی اور سلفی نقطہ ہائے نظر میں اتفاق رائے

سلفی اور غیر سلفی ہونے کے اعتبار سے جنوبی ایشیا کے اہل سنت کے مسالک

سنی بریلوی مکتب فکر

سنی دیوبندی مکتب فکر

اہل حدیث مکتب فکر

ماورائے مسلک

بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث مسالک کے مابین اہم اختلافی مسائل

باب 2: توحید و شرک سے متعلق مباحث

فریق اول کا نقطہ نظر

مسئلہ علم غیب

مسئلہ حاضر و ناظر

انبیاء و اولیاء سے مافوق الفطرت طریقے سے مدد طلب کرنا

بزرگان دین کے مزارات پر سر انجام دی جانے والی رسمیں

فریق دوم کا نقطہ نظر

درمیانی نقطہ نظر

باب 3: مسئلہ علم غیب

سنی بریلوی حضرات میں ایک نیا رجحان

مسئلہ شفاعت

مسئلہ حیات النبی صلی اللہ علیہ وسلم

باب 6: عقیدہ نور و بشر اور ایصال ثواب

عقیدہ نور و بشر

سنی بریلوی حضرات کے دلائل

سلفی حضرات کے دلائل

عقیدہ ایصال ثواب

سنی بریلوی حضرات کے دلائل

سلفی حضرات کے دلائل

باب 7: مسئلہ تکفیر

اہل حدیث اور دیوبندی حضرات کی کتب

بریلوی حضرات کی کتب

ماورائے مسلک مسلمانوں کا نقطہ نظر

باب 8: مسئلہ بدعت

سنی بریلوی حضرات کا نقطہ نظر

سلفی ، دیوبندی اور ماورائے مسلک حضرات کا نقطہ نظر

سنی بریلوی حضرات کے دلائل

آیت رہبانیت

حدیث سے بدعت حسنہ کا ثبوت

نماز تراویح

عقلی دلائل

سلفی ، دیوبندی اور ماورائے مسلک حضرات کے دلائل

باب 9: بزرگان دین کے مزارات

ناقدین مزارات کے دلائل

مزارات کے حامیوں کے دلائل

بزرگان دین کا عرس

سلفی حضرات کے دلائل

سنی بریلوی حضرات کے دلائل

باب 10: عید میلاد النبی اور نذر و نیاز

عید میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سنی بریلوی حضرات کے دلائل

سلفی حضرات کے دلائل

نذر و نیاز

میت کی رسوم

باب 11: ماورائے مسلک مسلمان اور ان کے نظریات

مسلک اور فرقہ سے وابستگی

مسالک سے وابستہ افراد کے دلائل

ماورائے مسلک حضرات کے دلائل

کفر کا فتوی

دوسرے مسالک سے قطع تعلق

مسالک سے وابستہ حضرات کے دلائل

ماورائے مسلک حضرات کے دلائل

منفرد آراء یا تفردات

جماعت المسلمین

باب 12: جنوبی ایشیا کے مسالک کی تاریخ

دور اول: 1750 سے پہلے کا دور

دور ثانی : 1750 تا 1831

دور ثالث: 1831 تا 1906

دور رابع: 1906 سے اب تک

مختلف مکاتب فکر کی نشر واشاعت کے طریقے

مسالک کی تنظیم سازی

تشدد کا رجحان

اتحاد کا رجحان

نئی نسل میں پائے جانے والے رجحانات

باب 13: جنوبی ایشیا سے باہر اہل سنت کے ذیلی فرقے

مغربی ممالک

مشرق وسطی

ترکی، وسطی ایشیا اور مشرقی یورپ

شمالی اور وسطی افریقہ

جنوب مشرقی ایشیا

باب 14: ماڈیول CS02 کا خلاصہ

ببلیو گرافی

ماڈیول CS03: انکار سنت، انکار ختم نبوت اور مین اسٹریم مسلمان

حصہ اول: انکار سنت اور انکار حدیث

باب 1: انکار حدیث کا تعارف

منکرین حدیث کی اقسام

منکرین حدیث اور سنت متواترہ

عام مسلم علماء کا سنت متواترہ اور اخبار احاد سے متعلق موقف

انکار حدیث کی تاریخ

باب 2: حجیت حدیث اور انکار حدیث

حدیث و سنت کے حق میں دلائل

قرآن مجید سے دلائل

عقلی دلائل

منکرین حدیث کے دلائل

احادیث و آثار سے حدیث کی ممانعت

باب 3: تدوین حدیث کی تاریخ اور اس پر منکرین حدیث کے اعتراضات

سند اور متن میں فرق

سند کا اتصال

راویوں پر جرح و تعدیل

حدیث کو پرکھنے کا درایتی معیار

خلاف عقل روایات

حصہ دوم: انکار ختم نبوت

باب 4: احمدی مذہب

احمدی حضرات کے عقائد و اعمال

احمدیت کی تاریخ اور مسلمانوں سے ان کا تعامل

پہلا دور: 1882 سے پہلے

دوسرا دور: 1882 تا 1891

تیسرا دور: 1891 تا 1908

چوتھا دور: 1908 تا 1947

پانچواں دور: 1947 تا 1974

چھٹا دور: 1974 تا حال

باب 5: ختم نبوت پر احمدیوں اور مسلمانوں کے دلائل

مسلم علماء کے دلائل

قرآن مجید سے دلائل

حدیث سے دلائل

اجماع صحابہ اور اجماع امت

عقلی دلائل

احمدی حضرات کے دلائل

رسولوں کا انتخاب

نبیوں کے درجے پر پہنچنا

رسولوں کی آمد

رسولوں سے خطاب

عذاب کی وعید

ابراہیم بن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا امکان

عقلی دلائل

باب 6: نزول عیسیٰ علیہ الصلوۃ والسلام

نزول مسیح علیہ الصلوۃ والسلام سے متعلق احادیث

احادیث مسیح کا مرزا صاحب پر انطباق

نازل ہونے والے کا نام

عادل حکمران

صلیب کو توڑنا اور خنزیر کو قتل کرنا

فتنہ دجال اور اس کا قتل

جزیہ کا موقوف ہونا اور مال کی کثرت

کینہ، بغض اور حسد کا خاتمہ

فج روحا کے مقام سے عمرہ یا حج کا احرام

عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مشابہت

دمشق کے مشرق میں موجود مینار کے پاس نزول

سانس کا اثر

یاجوج وماجوج کا خروج

مسلمانوں کا فوت ہونا

مرزا صاحب کے دلائل

حدیث حارث

مرزا صاحب کے کشف والہام

مرزا صاحب کی پیش گوئیاں

مرزا صاحب کی شخصیت سے متعلق اعتراضات

باب 7: احمدیوں کے ذیلی فرقے اور ان کی تکفیر

قادیانی اور لاہوری احمدی

مسئلہ ختم نبوت اور مرزا صاحب کی نبوت

مسئلہ تکفیر

مسئلہ خلافت

احمدیوں کی تکفیر

سچی یا جھوٹی نبوت علیحدہ امت کو جنم دیتی ہے

مسلمانوں میں باہمی تکفیر کا مسئلہ اور احمدی

احمدیوں کی تبلیغ

باب 8: بہائی مذہب

بہائی مذہب کی تاریخ

بہائی مذہب کے عقائد اور اہم احکام

باب 9: نیشن آف اسلام

نیشن آف اسلام (NOI) کی تاریخ

نیشن آف اسلام (NOI) کے عقائد

باب 10: ماڈیول CS03 کا خلاصہ

ببلیوگرافی

ماڈیول CS04: فقہی مکاتب فکر۔۔ حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی، ظاہری اور جعفری

باب 1: فقہ کا تعارف

فقہ کیا ہے؟

فقہ کی تعریف

وحی اور عقل کا امتزاج

فقہ اور اصول فقہ میں فرق

فقہ اور قانون میں فرق

منصوص اور غیر منصوص مسائل میں فرق

مشہور فقہاء

فقہ کا موضوع اور اسکوپ

قانون عبادات

قانون معاشرت

قانون معیشت

حدود و تعزیرات

قانون سیاست

متفرق قوانین

فقہ میں عام استعمال ہونے والی اصطلاحات

باب 2: مشہور فقہی مسالک

اہل سنت کے مشہور فقہی مسالک

فقہ حنفی

فقہ مالکی

فقہ شافعی

فقہ حنبلی

فقہ ظاہری

دیگر فقہی مسالک

اہل سنت کے علاوہ فقہی مسالک

فقہ جعفری

فقہ زیدی

فقہ اباضی

فقہی مسالک کی اہم کتب

فقہ حنفی کی کتب

فقہ مالکی کی کتب

فقہ شافعی کی کتب

فقہ حنبلی کی کتب

فقہ ظاہری کی کتب

فقہ جعفری کی کتب

فقہ زیدی کی کتب

فقہ اباضی کی کتب

جامع کتب

فقہاء میں اختلاف کیوں ہوتا ہے؟

منصوص احکام میں اختلاف

احادیث میں وارد احکام میں اختلاف

غیر منصوص اجتہادی احکام میں اختلاف

معاملے کو سمجھنے میں اختلاف

فقہاء میں اختلاف رائے کی دیگر وجوہات

دینی احکام کے درجے

باب 3: طہارت کے احکام

طہارت کیا ہے اور نجاست سے کیا مراد ہے؟

نجاست کو کیسے پاک کیا جا سکتا ہے؟

کون سے پانی سے پاکیزگی حاصل ہوتی ہے؟

وضو کے احکام کیا ہیں؟

غسل کے احکام کیا ہیں؟

تیمم کے احکام کیا ہیں؟

خواتین کے ایام ماہواری

باب 4: نماز کے احکام

نماز کی فرضیت کا حکم کیا ہے؟

نماز کا طریق کار کیا ہے؟

نمازوں کی تعداد اور ان کے اوقات کیا ہیں؟

اذان واقامت کے احکام کیا ہیں؟

نماز کی شرائط کیا ہیں؟

نماز کے ارکان کیا ہیں؟

نماز کی سنتیں اور آداب کیا ہیں؟

نماز کن امور سے باطل ہوتی ہے؟

نماز سے متعلق متفرق احکام

قضاء نمازوں کا کیا حکم ہے؟

جماعت کی نماز کا کیا حکم ہے؟

جمعہ وعیدین کی نمازوں کا کیا حکم ہے؟

سفر کی نماز کا حکم کیا ہے؟

باب 5: روزہ اور زکوۃ کے احکام

روزہ

رمضان کا آغاز کیسے ہوتا ہے؟

روزے کی شرائط اور ارکان کیا ہیں؟

روزہ کن امور سے ٹوٹ جاتا ہے؟

کس صورت میں روزہ توڑنے پر کفارہ ادا کرنا لازم ہے؟

روزے میں کیا عمل مکروہ یا ناپسندیدہ ہیں؟

روزہ کن صورتوں میں چھوڑنا جائز ہے؟

اعتکاف کے احکام کیا ہیں؟

زکوۃ

زکوۃ کس چیز پر اور کب فرض ہوتی ہے؟

جدید صنعتی پیداوار اور سروس انڈسٹری پر زکوۃ کیسے ادا کی جائے؟

صنعتی اثاثوں پر زکوۃ کیسے عائد کی جائے؟

قابل ادائیگی قرضوں (Liabilities) کو زکوۃ کے تعین میں کیسے ٹریٹ کیا جائے؟

نصاب (Exempted Assets) کی مقدار کیا ہے؟

زکوۃ کی مقدار کا تعین (Assessment) کس وقت کیا جائے؟

زکوۃ کو کن امور پر خرچ کیا جاسکتا ہے؟

کیا زکوۃ حکومت ہی کو ادا کرنا ضروری ہے؟

کیا زکوۃ سے بچنے کے حیلے کرنا جائز ہے؟

زکوۃ دیتے ہوئے کن امور سے منع کیا گیا ہے؟

صدقہ فطر کے احکام کیا ہیں؟

باب 6: حج و عمرہ، قربانی اور ذبیحہ کے احکام

حج و عمرہ

حج سے متعلق اصطلاحات

حج کا طریقہ کیا ہے؟

عمرہ کا طریقہ کیا ہے؟

حج کے ارکان، واجبات اور سنن

مال حرام سے حج کی ادائیگی

حج کی استطاعت اور اس کی فرضیت

خواتین کے لیے محرم کی ضرورت

کیا ایک سے زائد مرتبہ عمرہ کرنا درست ہے؟

میقات سے متعلق احکام

کن صورتوں میں کفارہ واجب ہوتا ہے؟

کیا زیارت مدینہ حج و عمرہ کا حصہ ہے؟

قربانی

قربانی کا حکم کس درجے میں ہے؟

قربانی کا وقت اور شرائط کیا ہیں؟

قربانی کیسے جانور کی کی جائے؟

قربانی کے گوشت اور کھال کا حکم کیا ہے؟

عقیقہ کا کیا حکم ہے؟

ذبیحہ

ذبح سے متعلق احکام کیا ہیں؟

خشکی کے جانوروں کا حکم کیا ہے؟

پانی کے جانوروں کا حکم کیا ہے؟

شکار کا حکم کیا ہے؟

باب 7: عائلی قانون

نکاح

نکاح سے پہلے کن امور کی اجازت ہے؟

نکاح کا حکم کیا ہے؟

نکاح کے ارکان اور شرائط کیا ہیں؟

کن خواتین سے نکاح حرام ہے؟

رضاعت کا حکم کیا ہے؟

مصاہرت کا حکم کیا ہے؟

نکاح کے کیا قانونی نتائج مرتب ہوتے ہیں؟

تعدد ازدواج کا حکم کیا ہے؟

مسئلہ کفاءت کیا ہے؟

حق مہر کا حکم کیا ہے؟

طلاق

طلاق اور فسخ میں کیا فرق ہے؟

مرد و عورت کے لیے طلاق کا حق

طلاق اور خلع کا پروسیجر کیا ہے؟

طلاق کس طرح واقع ہوتی ہے؟

حالت حیض یا ایسی پاکیزگی کی مدت جس میں ازدواجی تعلق قائم ہوا ہو، کی طلاق کا حکم کیا ہے؟

بیک وقت دی گئی تین طلاق کا حکم کیا ہے؟

حلالہ کا حکم کیا ہے؟

طلاق کی تخییر (Option) کا حکم کیا ہے؟

مرض الموت کی طلاق کا حکم کیا ہے؟

طلاق کی اقسام کیا ہیں؟

خلع کی صورت میں خاتون کا اپنے حقوق سے دستبرداری کا کیا حکم ہے؟

کیا طلاق اور خلع کے علاوہ بھی علیحدگی کی کوئی صورت ہے؟

ایلاء کا قانون کیا ہے؟

لعان کا قانون کیا ہے؟

ظہار کا قانون کیا ہے؟

عدت کے احکام کیا ہیں؟

دیگر عائلی قوانین

باب 8: معاشی قانون

مال

مال متقوم اور غیر متقوم

مال منقول اور غیر منقول

مال مثلی اور مال قیمی

مال استہلاکی (Consumables) اور استعمالی (Durables)

ملکیت

عقد یا معاہدے

معاہدہ کس طرح ہوتا ہے؟

معاہدہ کرنے والے کے لیے کن صفات کا حامل ہونا ضروری ہے؟

معاہدے میں کیسی شرائط رکھی جا سکتی ہیں؟

کن صورتوں میں ایک فریق کو یک طرفہ طور پر معاہدہ ختم کرنے کا اختیار حاصل ہے؟

خرید و فروخت (بیع)

عقد بیع کا مطلب کیا ہے؟

مال ضائع ہونے کا خطرہ کس وقت منتقل ہوتا ہے؟

کن صورتوں میں بیع باطل ہو جاتی ہے؟

دیگر معاشی قوانین

کتب فقہ کے بقیہ ابواب

باب 9: فقہی مسالک اور دین کے بنیادی مآخذ

قرآن مجید

سنت

سنت متواترہ اور اخبار احاد

اہل سنت اور غیر سنی مکاتب فکر کے ہاں احادیث کے مآخذ

اہل تشیع کے ہاں اقوال ائمہ کی حجیت

اہل سنت کے مکاتب فکر کا اخبار احاد کے بارے میں رویہ

باب 10: فقہی مسالک میں اجتہاد کے طریق ہائے کار

اجماع

ا۔ قرآن وسنت کے کسی حکم کے معنی پر اجماع

ب۔اجماع صحابہ

ج۔بعد کے ادوار میں غیر منصوص مسائل میں اجماع

د۔اجماع سکوتی

قیاس

عمل اہل مدینہ

استحسان

استصحاب

مصالح مرسلہ

سابقہ شریعتیں

صحابہ کرام کے اجتہادات

عرف وعادت

سد ذرائع

باب 11: فقہ کی تاریخ۔۔حصہ اول

فقہ: عہد نبوی سے پہلے (زمانہ قدیم تا1/622)

پہلا دور: فقہ اسلامی کی ابتداء اور ارتقاء(1-140/622-757)

دوسرا دور: فقہی مکاتب فکر کا ارتقاء(140-400/757-1009)

فقہی مسلک کیسے ارتقاء پذیر ہوئے؟

اہل الحدیث اور اہل الرائے

فقہ حنفی کا ارتقاء

فقہ مالکی کا ارتقاء

فقہ شافعی کا ارتقاء

فقہ حنبلی کا ارتقاء

فقہ ظاہری کا ارتقاء

فقہ جعفری کا ارتقاء

فقہ زیدی کا ارتقاء

فقہ اباضی کا ارتقاء

غیر مقلدین کا ارتقاء

تیسرا دور: فقہاء کا اخلاقی انحطاط(400-750/1009-1350)

فقہاء کا اخلاقی انحطاط

انسانی نفسیات کا عدم لحاظ

جامد قانونی سانچہ اور ظاہر پرستی

آئیڈیل پسندی (Idealism)اور عملیت پسندی (Pragmatism) کی انتہائیں

بال کی کھال نکالنا

شخصیت پرستی

فقہاء کی کردار کشی

اصلاحی تحریکیں

علمی کام

اسائن منٹ

باب 12: فقہ کی تاریخ۔۔حصہ دوم

چوتھا دور: دور جمود(750-1200/1350-1785)

دورِ جمود کا مزاج

دور جمود کے بڑے علمی کام

فقہ اور روزمرہ زندگی

پانچواں دور: دور زوال(1200-1370/1785-1950)

فقہ بطور قانون

فقہ اور روزمرہ زندگی

چھٹا دور: نشاۃ ثانیہ کا دور(1370/1950 تا حال)

فقہ بطور قانون

فقہ اور روزمرہ زندگی

دور جدید کے اہم فقہی کام

جدید فقہاء میں پائے جانے والے رجحانات

باب 13: ماڈیول CS04 کا خلاصہ

ببلیوگرافی

ماڈیول CS05: تصوف اور اس کے ناقدین

حصہ اول: تصوف کا تعارف

باب 1: تصوف کا تعارف

تصوف کیا ہے؟

تصوف کی تعریف

تصوف کی اصطلاحات

تصوف کا مقصد

صوفی سلسلے

تصوف کے مآخذ اور امہات کتب

قوت القلوب

رسالہ قشیریہ

کشف المحجوب

منازل السائرین

احیاء العلوم الدین

عوارف المعارف

فصوص الحکم

مثنوی مولانا روم

مکتوبات امام ربانی

شاہ ولی اللہ کی کتب

تصوف سے متعلق نقطہ ہائے نظر

مخالف شریعت صوفی

پابند شریعت صوفی

ناقدین تصوف

امور تصوف

باب 2: تصوف کے ذرائع

مجاہدہ

فاعلہ

ذکر

شغل

مراقبہ

تصور شیخ

عشق مجازی

سماع

باب 3: تصوف کے دیگر امور

توابع

وحدت الوجود(Pantheism)

سکر اور صحو

کشف اور الہام

استغراق

تصرف

قبض اور بسط

کرامت

مشاہدہ حق

فناء اور بقاء

وجد

اجابت دعا اور فہم و فراست

اچھے خواب اور الہام

عملیات

سیر الی اللہ کے موانع

تصنع

تعجیل یا عجلت پسندی (Hastiness)

حسن پرستی

مخالفت سنت

مخالفت شیخ

حصہ دوم: تصوف پر تنقید

باب 4: عقیدہ وحدت الوجود

باب 5: وحدت الوجود کی توجیہات

باب 6: کشف والہام اور ختم نبوت

صوفیاء کے دعاوی

اللہ تعالی، انبیاء کرام اور فرشتوں سے براہ راست استفادہ

عصمت صوفیاء

کشف کی بنیاد پر احادیث کی روایت

مقام نبوت کے حصول کا امکان

مرشد کا کلمہ

ظاہری و باطنی علوم کا تصور

صوفیاء کا نقطہ نظر

ناقدین تصوف کی تنقید

کیا کشف سے حاصل کردہ علم قطعی ہوتا ہے؟

پابند شریعت صوفیاء کا جواب

عبارات کی تاویل

حالت سکر میں کہی گئی باتیں

الحاقی عبارات

باب 7: جزا و سزا اور شفاعت

فنا فی اللہ کا فلسفہ اور جنت و جہنم کی تحقیر

اہل تصوف کا نقطہ نظر

ناقدین تصوف کا نقطہ نظر

نظریہ شفاعت

اہل تصوف کا نقطہ نظر

ناقدین تصوف کا نقطہ نظر

باب 8: نفسیاتی غلامی اور اہل تصوف

مرشد کی غلامی سے متعلق اہل تصوف کا نقطہ نظر

بریلوی مکتب فکر کے ہاں آداب مرشد

دیوبندی مکتب فکر کے ہاں آداب مرشد

مرشد کو سجدہ

تصور شیخ اور فنا فی الشیخ

باب 9: نفسیاتی غلامی کے حق میں اہل تصوف کے دلائل

باب 10: نفسیاتی غلامی کے خلاف ناقدین تصوف کے دلائل

باب 11: تزکیہ نفس کے صوفیانہ طریقے

باب 12: مجاہدات اور ترک دنیا

باب 13: معیار تقویٰ اور اوراد و اشغال

باب 14: صوفیاء کا علم نفسیات، اخفاء اور موضوع احادیث

باب 15: مخالف شریعت صوفیاء

باب 16: صوفیاء کا باطنی نظام حکومت

باب 18: تصوف کی تاریخ: حصہ اول

پہلا دور: ابتدائی دور1-200/622-815

دوسرا دور: تصوف کا ارتقائی دور200-350/815-961

علم دین سے زہاد کی دوری

باطنیت کے اثرات

جعلی روایات اور اسرائیلیات

رہبانیت کا آغاز

مشہور صوفی

تیسرا دور: دور عروج350-650/961-1252

شریعت وطریقت میں ہم آہنگی

مزارات اور خانقاہوں کی تعمیر

رہبانیت

جعلی روایات اور اسرائیلیات

صوفی سلسلوں کا قیام

امہات کتب کی تصنیف

تصوف پر تنقید

باب 19: تصوف کی تاریخ: حصہ دوم

چوتھا دور: وجودی دور650-1000/1252-1591

سیاسی حالات کے تصوف پر اثرات

وحدت الوجود کی دعوت

صوفی سلسلوں کا فروغ اور خانقاہوں کا قیام

تصوف پر تنقید

پانچواں دور: شہودی دور یا دور اصلاح1000-1266/1591-1850

وحدت الشہود

خانقاہی نظام کا انحطاط

ناقدین تصوف کی تحریکیں

چھٹا دور: دور زوال 1266/1850 تا حال

ترکی

مشرق وسطی اور شمالی افریقہ

وسطی ایشیا

جنوبی ایشیا

تصوف اور انفارمیشن ایج

باب 20: ماڈیول CS05 کا خلاصہ

ببلیو گرافی
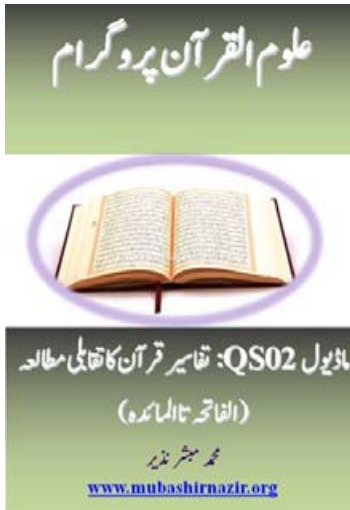
ماڈیول CS06: دینی تحریکیں۔۔۔سیاسی، عسکری، دعوتی اور فکری تحریکیں

باب 1: دینی تحریکوں کا تعارف

حصہ اول: دینی سیاسی تحریکوں کی جدوجہد

باب 2: جنوبی ایشیا کی دینی سیاسی تحریکیں

باب 3: مشرق وسطی کی دینی سیاسی تحریکیں

باب 4: ترکی اور وسط ایشیا کی دینی سیاسی تحریکیں

باب 5: جنوب مشرقی ایشیا اور افریقہ کی دینی سیاسی تحریکیں

باب 6: اہل تشیع کی دینی سیاسی تحریکیں

باب 7: دینی سیاسی تحریکوں کا عمومی جائزہ

دینی سیاسی تحریکوں کا ارتقاء

دینی سیاسی تحریکوں کی خصوصیات

اقامت دین

اسٹیٹس کو سے بیزاری

مغرب سے نفرت

مسلم حکمرانوں سے نفرت

ایک نئی شناخت

دینی سیاسی تحریکوں میں پائے جانے والے رجحانات

جمہوری اور انقلابی رجحانات

انتہا پسندی اور اعتدال پسندی کے رجحانات

تصوف اور سلفی ازم کے رجحانات

اصولیت پسندی (Idealism) اور عملیت پسندی (Pragmatism) کے رجحانات

دینی سیاسی تحریکوں پر تنقید

دینی سیاسی جماعتوں کی جدت پسندی

کرپشن اور منافقت

مسلک پرستی

انسانی حقوق کی خلاف ورزی

مذہبی سیاست

جمہوریت

عوام کی خدمت سے اجتناب

انقلاب یا ارتقاء

کمیونسٹوں کے طریقوں کا استعمال

دعوت دین کا نقصان

اقامت دین کا تصور

باب 8: سیکولر ازم اور نیشنل ازم

سیکولر ازم کیا ہے؟

مسلم اقلیتوں کے علماء کے دلائل

سیکولر ازم کے مخالفین کے دلائل

سیکولر مفکرین کے دلائل

کیاانسان کو قانون سازی کا حق حاصل ہے؟

کیا نیشنل ازم کا نظریہ اسلام سے ہم آہنگ ہے؟

باب 9: جمہوریت، آمریت اور خلافت

جمہوریت، آمریت اور خلافت کا فرق

- جمہوریت
- آمریت، ملوکیت اور ارسٹو کریسی
- خلافت راشدہ
- خلافت اور آمریت کا تقابلی جائزہ
- خلافت اور جمہوریت کا تقابلی جائزہ

کیا خلافت اور جمہوریت کا امتزاج ممکن ہے؟

خلیفہ اور پارلیمنٹ کے اختیارات

- خلیفہ کی ذات میں اختیار کے ارتکاز کے قائلین کے دلائل
- پارلیمنٹ کو اختیارات دینے کے قائلین کے دلائل

خلیفہ کے لیے قرشی ہونے کی شرط

کیا عالم اسلام کا ایک خلیفہ ہونا ضروری ہے؟

باب 10: غیر مسلموں کے بارے میں نقطہ نظر

مسلم اور غیر مسلم کی دوستی

- دوستی کی حرمت کے قائلین کے دلائل
- دوستی کے جواز کے قائلین کے دلائل

اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق

- غیر مسلم اور اسلامی ریاست کے اعلیٰ عہدے
- غیر مسلموں سے متعلق عدالتی احکام

باب 11: اقامت دین کا تصور

دینی سیاسی تحریکوں کا نقطہ نظر

باب 17: جنوبی ایشیا کی مذہبی عسکری تحریکیں۔۔حصہ دوم

فرقہ وارانہ عسکری تحریکیں

علیحدگی پسند عسکری تحریکیں

بھارت کی کمیونل عسکری تحریکیں

باب 18: دیگر علاقوں کی دینی عسکری تحریکیں

باب 19: دینی عسکری تحریکوں کا عمومی جائزہ

باب 20: جہاد کے مقاصد

باب 21: پرائیویٹ تنظیموں کا جہاد اور عام شہریوں کا قتل

پرائیویٹ تنظیموں کے جہاد کے جواز کے قائلین کے دلائل

ابو بصیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

قیامت تک جہاد کا جاری رہنا

سیدنا حسین بن علی اور عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہم کی جنگیں

حکومت کو جہاد کی شرط قرار دینے والے فریق کے دلائل

حکومت بطور ڈھال

تاریخ انبیاء سے استدلال

غیر حکومتی تنظیموں کی جنگ کے نتائج

جنگ میں عام لوگوں کا قتل

عسکری تنظیموں کے دلائل

جمہور علماء کے دلائل

حصہ سوم: عوامی دعوتی تحریکیں

باب 22: جنوبی ایشیا کی دعوتی تحریکیں

تبلیغی جماعت

تبلیغی جماعت کی تاریخ

تبلیغی جماعت کا نظام دعوت

تبلیغی جماعت کا مسلک

تبلیغی جماعت اور تصوف

تبلیغی جماعت کے اثرات

دعوت اسلامی

دعوت اسلامی کا تاریخی پس منظر

دعوت اسلامی کی ابتدا

دعوت اسلامی کا نظام دعوت

سنی دعوت اسلامی

دعوت اسلامی اور تصوف

دعوت اسلامی کے اثرات

تحریک منہاج القرآن

باب 23: دنیا کے دیگر خطوں کی عوامی دعوتی تحریکیں

باب 24: غیر مسلموں کی دعوتی تحریکیں

ملحدین

فکری سطح پر ملحدین کی دعوتی تحریک

عوامی سطح پر ملحدین کی دعوتی تحریک

باب 25: عوامی دعوتی تحریکوں کا عمومی جائزہ

عوامی دعوتی تحریکوں کا ارتقاء

عوامی دعوتی تحریکوں کی خصوصیات

مخصوص وضع قطع

مسلکی وابستگی

تصوف سے تعلق

فکری اور علمی امور سے متعلق پالیسی

غیر رسمی انداز

جدید میڈیا سے اجتناب

حکومت سے تعاون

جدیدیت (Modernism) سے اجتناب

سیاسی امور سے متعلق پالیسی

عوامی دعوتی تحریکوں میں پائے جانے والے رجحانات

عوامی دعوتی تحریکوں پر تنقید

مسلک پرستی

غیر سیاسی جدوجہد

معاشرے سے کٹ جانے کا رجحان

حقوق العباد میں کوتاہی

صوفیانہ رجحانات

غیر مسلموں کی بجائے مسلمانوں میں دعوت کا کام

غیر تعلیم یافتہ مبلغین

غیر فکری (Non-Intellectual) ماحول

جعلی احادیث کا استعمال

کل کی بجائے جزو پر اکتفا

باب 26: دعوت دین کی حدود

دعوتی تحریکوں کا موقف اور ان کے دلائل

دعوتی تحریکوں کا موقف

قرآن وحدیث سے دلائل

عقلی دلائل

عام علماء کا موقف اور ان کے دلائل

حلقہ فراہی کا موقف اور ان کے دلائل

علماء کی دعوت

فرد کی دعوت

ریاست کی دعوت

غامدی صاحب کے نقطہ نظر پر تنقید

حصہ چہارم: علمی وفکری تحریکیں

باب 27: مسلم دنیا کی علمی وفکری تحریکیں

تحریک استشراق (Orientalism)

علوم اسلامیہ کے مستشرقین کے طبقات

مستشرقین کا متعصب طبقہ

جدت پسند تحریک (Modernists)

روایت پسند تحریک (Traditionalists)

معتدل جدید تحریکیں (Moderatism)

سید جمال الدین افغانی کی تحریک

عالم اسلام کی سیاسی آزادی اور اہل مغرب سے مرعوبیت کو ختم کرنے کی تحریک

اسلامی حکومت کے قیام کی تحریک

اسلامی علوم کی تشکیل جدید اور مسلمانوں کو جدید علوم کی تحصیل کی طرف راغب کرنے کی تحریک

اسلام کی دعوت کو جدید اسلوب میں مسلمانوں اور غیر مسلموں کے سامنے پیش کرنے کی تحریک

باب 28: علوم اسلامیہ کی تشکیل نو کی علمی وفکری تحریک۔۔۔حصہ اول

عالم عرب میں علوم اسلامیہ کی تشکیل نو کی تحریک

جنوبی ایشیا میں علوم اسلامیہ کی تشکیل نو (Reconstruction) کی تحریک

علوم القرآن کی تشکیل نو (Reconstruction)

روایتی دینی علوم کے پہلو سے قرآنیات کا مطالعہ

علم حدیث کی تشکیل نو

کتب حدیث

علم حدیث کے مسائل

احادیث کی جدید انداز میں اشاعت

احادیث کی صحت (Authenticity) پر تحقیقات کی تحریک

منکرین حدیث کے شبہات کا جواب

علوم الحدیث کی تشکیل نو میں کرنے کے مزید کام

باب 29: علوم اسلامیہ کی تشکیل نو کی علمی و فکری تحریک۔۔۔ حصہ دوم

علم فقہ کی تشکیل نو

فقہی تصانیف کا نیا انداز

اسلامی معاشیات کا ارتقاء

فقہی مسائل پر اجتماعی غور و خوض

گلوبل فقہ کا ارتقاء

جنوبی ایشیا میں فقہ کی تشکیل نو پر کام

علم سیرت کی تشکیل نو

علم سیرت اور قدیم مستشرقین

انیسویں صدی کی کتب سیرت

بیسویں صدی میں علم سیرت

عالم عرب میں علم سیرت

علم سیرت کے نئے پہلو

علم تاریخ کی تشکیل نو

علم الکلام کی تشکیل نو

دنیا کے دیگر خطوں میں علوم اسلامیہ کی تشکیل نو کی تحریک

باب 30: علمی اور فکری تحریکوں کا عمومی جائزہ

علمی وفکری تحریکوں کا دیگر تحریکوں سے فرق

علوم اسلامیہ کی تشکیل نو کی تحریک کے اثرات

علوم اسلامیہ کی تشکیل نو کی تحریکوں پر تنقید

- جدت پسندی اور قدامت پسندی
- انکار حدیث
- انکار تصوف
- عدم تقلید
- بزرگوں کی بے ادبی
- غیر سیاسی جدوجہد

باب 31: ماڈیول CS06 کا خلاصہ

ببلیوگرافی

ماڈیول CS07: روایت پسندی، جدت پسندی اور معتدل جدیدیت۔۔۔ فکری، ثقافتی، معاشی اور قانونی مسائل

باب 1: روایت پسند اور جدت پسند گروہوں کا تعارف

حصہ اول: فلسفیانہ مسائل

باب 2: دین کا بنیادی مقدمہ اور وجود باری تعالی

باب 3: آخرت اور رسالت

منکرین آخرت و رسالت کے دلائل

اہل مذہب کے دلائل

منطقی استدلال

تاریخی استدلال

سچے اور جھوٹے نبیوں کا فیصلہ کیسے ہو؟

سیدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام

محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بعد میں نبوت کا دعوی کرنے والوں کو مسلمان سچا رسول کیوں نہیں مانتے؟

سیکولر جدت پسند اور عقیدہ رسالت و آخرت

باب 4: عقل و نقل اور مذہب کی ضرورت

عقل اور نقل

سیکولر جدت پسندوں کا نقطہ نظر

انتہائی روایت پسندوں کا نقطہ نظر

معتدل جدید حضرات کا نقطہ نظر

اہل مذہب کے دلائل

ایمان کا تقاضا

کیا عقل سے غلطی ممکن نہیں؟

عقل و نقل میں حقیقی تضاد پیدا ہونا ممکن ہی نہیں!

سیکولر جدت پسندوں کے دلائل

کیا مذہب نقصان دہ ہے؟

کیا مذہب فتنہ پھیلاتا ہے؟

کیا مذہب افیون ہے؟

کیا مذہب توہم پرستی سکھاتا ہے اور سائنس کا مخالف ہے؟

کیا مذہب آؤٹ ڈیٹڈ ہے؟

کیا مذہب انسانی نفسیات پر برا اثر ڈالتا ہے؟

کیا مذہب نفرت اور تعصب سکھاتا ہے؟

کیا مذہب نفسیاتی غلامی میں اضافہ کرتا ہے؟

حصہ دوم: اجتہاد اور تقلید

باب 5: اجتہاد اور تقلید کے بارے میں نقطہ ہائے نظر

باب 6: اجتہاد اور تقلید سے متعلق فریقین کے دلائل

حصہ سوم: فنون لطیفہ اور تفریح

باب 7: مصوری، فوٹو گرافی اور مجسمہ سازی

تصویر کی مطلق حرمت کے قائلین کے دلائل

تصویر کے جواز کے قائلین کے دلائل

عکسی تصویر کے جواز کے قائلین کے دلائل

تصویر کی حرمت اور ویڈیو کے جواز کے قائلین کے دلائل

تصویر کے جواز اور مجسمہ سازی کی حرمت کے قائلین کے دلائل

نصف تصویر کے جواز کے قائلین کے دلائل

خلاصہ بحث

باب 8: موسیقی، فلم، کھیل اور تفریح

موسیقی

سازوں والی موسیقی کی مطلق حرمت کے قائلین کے دلائل

سازوں والی موسیقی کے مشروط جواز کے قائلین کے دلائل

رقص

فلم و ڈرامہ

کھیل اور تفریح

کھیلوں کے عدم جواز کے قائلین کے دلائل

کھیل اور تفریح کے جواز کے قائلین کے دلائل

حصہ چہارم: معاشی مسائل

باب 9: ربا اور زکوۃ

تجارتی قرضوں پر "ربا" کا اطلاق

تجارتی قرضوں پر سود کے جواز کے قائلین کے دلائل

ہر قسم کے سود کی حرمت کے قائلین کے دلائل

افراط زر (Inflation) اور قرضوں پر انڈیکسنگ (Indexing) کا مسئلہ

جدید کاروباری کمپنیوں پر زکوۃ کیسے عائد کی جائے؟

باب 10: اسلامی بینکنگ اور انشورنس

حصہ پنجم: قانونی مسائل

باب 11: دور جدید میں حدود کا نفاذ

باب 12: مسئلہ رجم، غیرت کے نام پر قتل اور مسئلہ ارتداد

مسئلہ رجم

جمہور علماء کے دلائل

حلقہ فراہی کے دلائل

ریپ اور بدکاری کی سزا میں فرق

غیرت کے نام پر قتل

مسئلہ ارتداد

جمہور علماء کے دلائل

ارتداد کی سزا کے عدم قائلین کے دلائل

حصہ ششم: عائلی زندگی اور خواتین سے متعلق مسائل

باب 13: خواتین کا مقام اور ان کا کردار

تحریک آزادی نسواں(Feminist Movement)

کیا جدید معاشرت نے خواتین پر ظلم کا خاتمہ کر دیا ہے؟

باب 14: حجاب اور لباس

کیا حجاب ضروری ہے؟

سیکولر جدت پسندوں کا نقطہ نظر

اہل مذہب کا نقطہ نظر

چہرے کے نقاب کا مسئلہ

قرآن سے دلائل

حدیث سے دلائل

عقلی دلائل

نقاب کے عدم وجوب کے قائلین کے دلائل

خواتین کے سر ڈھانپنے کا مسئلہ

مغربی ممالک میں لباس کا مسئلہ

باب 15: خواتین کا گھر سے باہر کام کرنا اور تعلیم کا حصول

خواتین کا گھروں سے باہر کام کرنا

معتدل جدید حضرات کے دلائل

روایت پسند حضرات کے دلائل

خواتین کی تعلیم

تعلیم نسواں کے مخالفین کے دلائل

تعلیم نسواں کے حامیوں کے دلائل

جدید درسگاہوں میں تعلیم

باب 16: جیون ساتھی کے انتخاب کا حق

نکاح کے لیے ولی (سرپرست) کی اجازت کا مسئلہ

ولی کے لزوم کے قائلین کے دلائل

ولی کے عدم لزوم کے قائلین کے دلائل

بچپن کا نکاح

مسئلہ کفو

مسئلہ کفو کے مخالفین کے دلائل

مسئلہ کفو کے حامیوں کے دلائل اور مخالفین کا جواب

باب 17: شوہر اور بیوی میں برابری

تعدد ازدواج

سیکولر جدت پسند حضرات کے دلائل

روایت پسندوں کے دلائل

معتدل جدید حضرات کے دلائل

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نکاح

مرد و عورت کا سماجی مرتبہ

کٹر روایت پسند حضرات کا نقطہ نظر

معتدل جدید حضرات کا نقطہ نظر اور ان کے دلائل

کیا شوہر کے لیے بیوی پر تشدد کی اجازت ہے؟

باب 18: طلاق کا حق

خواتین کو طلاق کا حق

طلاق کے بعد خواتین کے حقوق

باب 19: بیک وقت دی گئی تین طلاقوں کا مسئلہ

باب 20: خواتین کی وراثت، دیت اور گواہی

باب 21: خواتین کی سربراہی، امامت اور سفر

باب 22: آزادانہ جنسی تعلق

مذہب مخالف حضرات کا نقطہ نظر

اہل مذہب کا نقطہ نظر

باب 23: فیملی پلاننگ، ٹیسٹ ٹیوب بے بی اور کلوننگ

فیملی پلاننگ

جواز کے قائلین کے دلائل

حرمت کے قائلین کے دلائل

درمیانی موقف

اسقاط حمل

ٹیسٹ ٹیوب بے بی

کلوننگ

حصہ ہفتم: لباس اور وضع قطع

باب 24: لباس اور وضع قطع

لباس اور لائف اسٹائل

روایت پسند حضرات کا نقطہ نظر

معتدل جدید حضرات کا نقطہ نظر

جدید لباس کے بارے میں روایت پسندوں کا نقطہ نظر

عمامہ اور ٹوپی

ٹخنوں سے اوپر شلوار رکھنا

روایت پسند حضرات کے دلائل

معتدل جدید حضرات کے دلائل

باب 25: داڑھی

داڑھی کی مقدار

حصہ ہشتم: روایت پسندی اور جدت پسندی کی تاریخ

باب 26: جنوبی ایشیا میں روایت وجدت کی تاریخ

باب 27: دنیا کے دیگر خطوں میں روایت وجدت کی تاریخ

باب 28: ماڈیول CS07 کا خلاصہ

ببلیوگرافی

مطالعہ فقہ پروگرام

ماڈیول FQ01: ابتدائی فقہ

عامر گزدر / محمد مبشر نذیر

www.mubashirnazir.org